خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
آنچل
کراچی

digest novels lovers group ❤❤

نادیہ فاطمہ رضوی

اک بار تو الفت کا اظہار بھی کر دیتا
ہمت بھی ذرا کم تھی کچھ خوف کا مارا بھی
بھولے سے کبھی اس نے نظریں بھی نہیں ڈالیں
ہم یہ نہ سمجھ بیٹھیں ظالم ہے ہمارا بھی

"وہ دیکھو...... وہ آگئی...... دیکھو کلاس کی جانب ہی آرہی ہے۔ آج پھر اس نے نیلا رنگ پہنا ہوا ہے۔ ہی...... ہی ہی......" کلاس روم میں دبی دبی سرگوشیوں میں تمسخرانہ ہنسی سن کر شازمہ دل و جان سے سلگ گئی۔

"اسٹاپ اٹ۔ تم لوگوں کو بالکل شرم نہیں آتی کسی کا یوں مذاق اڑاتے ہوئے۔" شازمہ طنطنا کر بولی۔

"لو اس میں بھلا شرمانے کی کون سی بات ہے جو ہم شرمائیں۔" راحیلہ انتہائی ڈھٹائی سے بولی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا تم جو میتھس ڈپارٹمنٹ کے عثمان کے ساتھ بڑے فخر سے سرعام محبت کی عارضی پینگیں لڑا کر محبت جیسے پاکیزہ اور باوقار جذبے کی توہین کر رہی ہو وہ کچھ نہیں۔" شازمہ نے راحیلہ کے لتے لے ڈالے۔ چند ثانیے کے لیے راحیلہ خفیف ہوئی پھر ڈھٹائی سے بولی۔

"تم میرے ذاتی معاملات میں دخل مت دو اور رہا عثمان کے ساتھ گھومنے پھرنے کا سوال تو ہم دونوں ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے ہیں۔" راحیلہ، شازمہ کو وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"ہونہہ سچی محبت۔" شازمہ طنزاً بولی [illegible] میں نیبا، شازمہ کی سیٹ تک آچکی تھی اور [illegible] دوچار جملے اس کے کانوں میں بھی پڑ چکے تھے۔ زرد سا چہرہ لیے شازمہ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ [illegible] اب تمام اسٹوڈنٹس اپنی اپنی باتوں میں لگ گئے اور راحیلہ اب کسی اور کی ذات کے بخیے ادھیڑ رہی تھی۔

"وہ کلاس روم کے باہر صاعقہ مل گئی تھی نا [illegible] بیچاری آج کل بہت پریشان ہے دراصل" ابھی بول ہی رہی تھی کہ شازمہ اس کی بات میں قطع کر کے تقریباً چیخ پڑی۔

"بھاڑ میں جائے صاعقہ اور اس کی پریشانی۔" نیبا بالکل چپ سی ہوگئی اور سر جھکا کر بیگ سے نوٹ بک نکالنے لگی۔ یک دم شازمہ کو ڈھیروں ترس آگیا۔

"نیبا! تم کیوں خود کو برباد کرنے پر تلی ہو......؟ آخر ایسے شخص کے لیے تم خود کو کیوں مول کر رہی ہو جو تم سے محبت کرنا تو درکنار تم [illegible]

نگاہ التفات تک نہیں ڈالتا۔ پلیز میری مانو اپنی زندگی کے دامن میں یکطرفہ محبت کے انگارے مت بھرو، جل جاؤ گی، خاکستر ہو جاؤ گی لیکن اس پتھر دل انسان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔" شازمہ بولی تو نیہا سب کچھ سن کر بس اتنا ہی بولی۔

"کیا کروں شازمہ میرے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم نجانے کب یہ محبت کا بیج قدرت نے میرے دل میں بو دیا اور پھر ننھی سی کونپل پھوٹی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ ایسا تناور درخت بن گیا جسے کاٹنا یا اکھاڑنا اب میرے بس میں نہیں رہا۔" کتنی بے بسی، کیسی لاچاری اور کس قدر کرب تھا نیہا کی آنکھوں میں۔ شازمہ بس اسے دکھی نگاہوں سے دیکھتی رہ گئی۔

"مبارک ہو گرلز! سر مہربان نے آج ہم پر مہربانی کر دی۔ آج ان کی طبیعت کچھ ناساز ہے۔ لہٰذا وہ کلاس نہیں لے رہے۔" کامران سیٹ پر کھڑا ہو کر لہک لہک کر سب کو خوشخبری سنا رہا تھا جو واقعی تمام اسٹوڈنٹس کے لیے خوشخبری تھی لیکن نیہا پریشان ہو گئی۔ لمحے بھر میں پوری کلاس خالی ہو گئی صرف نیہا اور شازمہ بیٹھی رہ گئیں۔

"شازمہ! چلو سر کی طبیعت پوچھ کر آتے ہیں کہ انہیں کیا ہوا ہے؟" نیہا ڈرتے ڈرتے مگر تشویش زدہ لہجے میں بولی۔ نیہا کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔ حسب معمول شازمہ پھٹ پڑی۔

"نیہا کی بچی تم سدھرو گی نہیں۔ آخر یہ سارے جہان کا درد تمہارے جگر میں کیوں ہے؟"

"پلیز شازمہ! چلو ناں ویسے بھی بیمار کی عیادت کرنا تو ثواب کا کام ہے۔ چلو تم کچھ نیکی ہی کما لو۔" نیہا خوشامدانہ لہجے میں بولی تو اس نے چند ثانیے نیہا کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھا پھر اس پیاری سی لڑکی کے سونے سے دل کو محسوس کر کے یکدم مسکرا دی۔

"تم نہیں سدھرو گی نیہا۔" شازمہ مصنوعی [illegible] سے بولی تو ہمیشہ کی طرح نیہا نے اپنا جملہ دہرایا۔

"اب سدھر کر کرنا بھی کیا ہے۔" شازمہ اور نیہا نے چند ثانیے ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں ہنس پڑیں۔

❁ .... ❁ .... ❁

یونیورسٹی لائبریری کے مخصوص ماحول میں اسٹوڈنٹس تو بظاہر کتابیں کھولے چپکے چپکے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے جب کہ اکثر اسٹوڈنٹس کتابیں کھنگال کر اس میں سے اہم نکات نکال کر کاپیوں میں لکھ رہے تھے کیونکہ سمسٹر کا بھوت سر پر ہی آ پہنچا تھا۔ نیہا نے جوں ہی لائبریری میں قدم رکھا اس کی سیدھی نگاہ ایک کونے میں کتاب میں سر دیے ریان کی جانب پڑی لمحہ بھر کو وہ تذبذب کا شکار ہوئی کہ اندر جائے یا نہیں سے واپس پلٹ جائے پھر سر جھکا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی وسط میں پہنچی۔ شومئی قسمت آج ساری لائبریری اسٹوڈنٹس سے بھری ہوئی تھی۔ صرف دو کرسیاں خالی تھیں جو عین ریان کے مقابل تھیں۔ نیہا با دل نخواستہ سامنے کرسی پر بیٹھ گئی جو ریان کے بالکل سامنے تھی۔ نیہا نے بیگ سے کتاب اور نوٹ بک نکالی اور نوٹس بنانے میں لگ گئی۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے جوں ہی ریان نے بے ارادہ نگاہیں اٹھائیں تو نیہا کا سراپا نگاہوں کی گرفت میں آ گیا۔ آسمانی رنگ کے شلوار سوٹ میں سر پر سلیقے سے دوپٹہ جمائے پوری طرح سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

"اف یہ لڑکی نجانے کیوں بار بار میری نظروں کے سامنے آ جاتی ہے....." ریان نے کثیف ہوتے ذہن کے ساتھ سوچا۔ ابھی وہ مزید کچھ سوچتا

تب کرن آدھمکی جو طنزیہ آواز میں ریان سے کہہ رہی تھی...

"بھئی آج تو لائبریری میں بڑی رونق ہے۔ ...کا تو ...نہیں چاہ رہا ہوگا کہ یہاں سے اٹھنے ...کے ساتھ ساتھ کرن پر غصہ بھی آ گیا۔

"خدا کے واسطے یہ طنز کرنا چھوڑ دو۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں اس لڑکی میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں رکھتا پھر کیوں تم مجھے اس حوالے سے طعنے دیتی رہتی ہو؟" ریان غصے میں تکرونی آواز میں بولا۔ کرن اس کو غصے میں آتا دیکھ کر یکدم ڈھیلی پڑ گئی۔

"اچھا چلو بہت کتابیں پڑھ لیں۔ اب کینٹین چلتے ہیں... اتنی دیر سے ثاقب اور ہم سب تم کو ڈھونڈ رہے تھے۔" کرن نے فوراً ہی اپنا موڈ بدل کر خوشگوار لہجے میں ریان سے کہا۔

"ایک تو تم لوگوں کو چین نہیں ہے۔ سمسٹر بالکل قریب ہیں اور تم لوگوں کو بس تفریح سوجھ رہی ہے۔"

"تو مائی ڈیئر پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھانا پینا تو ضروری ہے۔" کرن چہک کر بولی تو ریان راضی ہوتے ہوئے بولا۔

"اوکے چلو ورنہ تم جان تھوڑی چھوڑو گی۔" یہ کہہ کر وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر بیگ میں رکھنے لگا۔ نجانے کیوں نکلتے وقت اس کی نگاہ نیہا پر پڑی اور شومئی قسمت نیہا نے بھی سر اٹھا کر ریان کو دیکھا ہوگا۔ ریان اور کرن اس سے اتنا دور نہیں تھے کہ وہ ان کی باتیں نہ سن سکتی۔ دونوں کی نگاہیں لمحے بھر میں ملیں اور پھر سرعت سے دونوں نے موڑ لیں...... نیہا کو دل میں ایک عجیب سے درد محسوس ہوا۔

"سر! کیا محبت اپنے دامن میں رسوائی، ذلت اور تذلیل لے کر آتی ہے...... کیا کسی سے محبت کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ وہ تمام عمر کسی کی نگاہوں میں معتوب ٹھہرایا جائے...... جب محبت اتنا سنگین اور بڑا جرم ہے تو کیوں خدا اس جذبے کو ہمارے دل میں کسی شخص کے لیے ودیعت کر دیتا ہے۔ کیوں اللہ ہمارے من میں اس انسان کی محبت ڈال دیتا ہے جو کبھی ہمارے لیے تھا ہی نہیں...... جب وہ ہمارے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں ہوتا تو کیوں وہ رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔ جب قدرت نے اس شخص کے ساتھ ہمارا جوڑا نہیں بنایا ہوتا تو کیوں وہ ہماری روح میں اس طرح حلول کر جاتا ہے کہ جیسے لگتا ہے کہ روح اور جسم کا رشتہ ٹوٹنے کے بعد بھی محبت اور روح کا رشتہ نہیں ٹوٹے گا...... ایسا کیوں ہوتا ہے سر؟" بولتے بولتے اچانک نیہا انتہائی معصومیت سے سر مہربان سے بولی جو اس کے استاذ اس کے رہبر تھے جن کی وہ بے حد عزت کرتی تھی۔ سر مہربان نیہا کی بات پر محض ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئے۔

"بیٹا! تمہیں تو اللہ کا فرمان معلوم ہے ناں کہ انسان خسارے میں ہے...... بس کبھی کبھی ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم قدرتی طور پر خسارے کا شکار ہو جاتے ہیں بلکہ زیادہ تر ہم خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے لیے عمر بھر کا خسارہ خرید لیتے ہیں۔" سر مہربان کھوئے کھوئے انداز میں بولے۔ نیہا کو جب بھی کوئی فری پریڈ ملتا یا سر مہربان کے پاس وقت ہوتا وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ جاتی اور اسی طرح کے بے تکے و بے ربط سوالات کرتی چلی جاتی......

"سر! میں آپ کی بات سمجھی نہیں۔" نیہا الجھ کر بولی۔ نیہا کو پریشان دیکھ دیکھ کر پروہ ہولے سے مسکرا کر بولے۔

"یہ چیز تمہارے سمجھنے کی چیز نہیں ہے۔ جس کو سمجھنا چاہیے وہ تو ابھی تک انجان ہے بالکل......" کچھ

کہتے کہتے سرمہربان رک گئے۔ نیہا کو کریدنے کی عادت نہیں تھی سو وہ بھی خاموش رہی۔

"خدا کے واسطے شازمہ اب تو کچھ پسند کرلو۔ میری ٹانگیں تمہارے ساتھ یوں چک پھیریاں لگا لگا کر بس اب ٹوٹنے کو ہیں۔" رابی سینٹر کی ایک دکان سے دوسری دکان میں اندر باہر نکلتے نکلتے نیہا کا ضبط اب پوری طرح سے جواب دے گیا۔ وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے شازمہ کے ساتھ شاپنگ پر آنے کا قصد کیا تھا اور یہ آج کی بات نہیں تھی ہمیشہ شازمہ ایسا ہی کرتی تھی اور نیہا ہر بار اس کی اس بات پر یقین کرلیتی تھی۔

"بس دو تین دکانیں دیکھوں گی زیادہ وقت نہیں لگاؤں گی۔" شازمہ اس کا ہاتھ تھام کر لجاجت سے بولی تھی۔

"بس میری پیاری نیہا یہ دکان میں دیکھ لوں پھر تھرڈ فلور پر جو کاسنی سوٹ دیکھا تھا ناں ہم نے وہ لے لوں گی۔" شازمہ کا جملہ سن کر نیہا اب تو چلا ہی اٹھی تھی۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔ ہم یہاں گراؤنڈ فلور پر کھڑے ہیں اور اب تم مجھے پھر سے تھرڈ فلور پر لے جانے کی بات کررہی ہو۔ نو..... نیور میں ہرگز نہیں جاؤں گی۔" نیہا جھٹکے سے اکھڑتے ہوئے قطعیت سے بولی تو شازمہ اس کی منت کرتے ہوئے بولی۔

"میری اچھی بہن پلیز تھوڑا سا اور برداشت کرلو۔ میں تمہیں چاٹ بھی کھلاؤں گی اور بوتل بھی پلاؤں گی۔"

"جہنم میں گئی تمہاری چاٹ اور بوتل..... بس اگر تمہیں سوٹ لینا ہے تو یہیں گراؤنڈ فلور سے لو ورنہ میں گھر جارہی ہوں۔" وہ فیصلہ کن انداز میں بولی تو بادل نخواستہ شازمہ ایک دکان میں گھس گئی اور نیہا نے ہی اسے زبردستی سوٹ دلوایا ورنہ وہ اسے [illegible] میں آنا کانی کررہی تھی۔

"توبہ ہے تمہارے ساتھ شاپنگ کرنا تو عذاب سے کم نہیں ہے۔ یہ میں بے وقوف بڑی [illegible] سوچتی ہوں کہ اس بار تمہارے ساتھ کبھی نہیں آؤں گی لیکن پھر بھی آجاتی ہوں۔" نیہا کی اونچی آواز بڑبڑاہٹ سن کر شازمہ مسکراتے ہوئے چاٹ بوتل سے مکمل انصاف کررہی تھی۔ دونوں کھا پی کر فارغ ہوئیں تو رکشہ لینے کا مرحلہ آیا کیونکہ شازمہ کا ڈرائیور چھٹی پر تھا۔ شازمہ کوئی پانچویں رکشے والے سے بحث ومباحثے میں مصروف تھی جب کہ نیہا زاری صورت بنائے اس کے پہلو میں کھڑی تھی۔

"تم سب رکشہ والوں نے پہلے سے ہی [illegible] کرلیا ہے۔ بھلا بتاؤ گلشن جانے کے تم دو سو روپے مانگ رہے ہو۔ اتنے پیسوں میں تو اے ایئر کنڈیشن بس میں ٹی وی پر اچھی سی فلم دیکھتے ہوئے حیدرآباد چلا جائے۔" شازمہ کی رکشے والے سے تُو تُو میں میں سن کر نیہا بے زاری سے بولی۔

"پلیز شازمہ! مان جاؤ۔ دو روپے میں۔ اب مجھ میں مزید کھڑے ہونے کی سکت قطعاً نہیں ہے۔" شازمہ نیہا کو جواب دینے کے لیے مڑی ہی تھی کہ سامنے سے ثاقب اور ریان کو آتا دیکھ کر چونک گئی پھر کچھ سوچ کر کھل اٹھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں شاپرز تھے۔ شاید وہ بھی شاپنگ کرکے آرہے تھے۔ ثاقب کی نگاہ بھی شازمہ کے چہرے پر پڑ گئی تھی۔

"ارے ثاقب، ریان تم لوگ....." شازمہ [illegible] سے بے ساختہ بولی تو نیہا جو ساری چیزوں سے لاتعلق سی کھڑی تھی، ریان کا نام سنتے ہی اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر سی ہوگئیں۔ پورے بدن میں

سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ ثاقب اور ریان کی طرف مڑ کر دیکھنے کی ہمت نیہا میں نہیں ہوئی تب ہی وہ دونوں بھی نیہا کی موجودگی سے لاعلم تھے۔

"ارے شازمہ آپ یہاں؟" ثاقب شازمہ کو دیکھ کر خوشگوار حیرت سے بولا تو شازمہ اپنے دانتوں کی پوری نمائش کرتے ہوئے بڑی خوش اخلاقی سے کہا۔

"وہ دراصل میں اور نیہا یہاں شاپنگ کرنے آئے تھے۔ آپ بھی اسی ارادے سے آئے ہوں گے۔" شازمہ ان کے ہاتھ میں شاپرز دیکھ کر بولی۔

اب چونکنے کی باری ثاقب اور ریان کی تھی۔

"نیہا....." ثاقب کے ہونٹوں سے چپکے سے نکلا! پھر معنی خیز نگاہ سے ریان کو دیکھا جس کے چہرے پر ناگواری کی لکیریں واضح طور پر کھنچی ہوئی تھیں۔

"آپ لوگوں کو ہم ڈراپ کر دیتے ہیں بولیے کہاں جانا ہے؟" ثاقب اپنے آپ کو تیزی سے سنبھال کر خوشگواری سے بولا تو شازمہ کھل اٹھی۔

"ہمیں دراصل....." اس کی بات درمیان ہی رہ گئی۔ نیہا نے چٹکی اتنی زور سے لی تھی کہ شازمہ بلبلا کر رہ گئی۔

"کیا ہوا کوئی پرابلم؟" ثاقب اس کی آہ پر تشویش سے بولا۔

"نہ.....نہیں کچھ نہیں۔ کچھ بھی تو نہیں۔" شازمہ ہنس کر بولی البتہ نیہا کو کینہ توز نگاہوں سے گھورا پھر یکدم اس کی نگاہ لاتعلق سے کھڑے ریان پر پڑی تو اس کی شوخی بھک سے اڑ گئی۔

"اوہ میں یہ کیسے بھول گئی کہ ریان بھی ساتھ ہے۔" شازمہ اپنے آپ کو دل میں کوستے ہوئے بولی پھر بڑی پرتکلف سے ثاقب سے مخاطب ہو کر کہا.....

"ہم.....ہم رکشے میں چلے جائیں گے۔ آپ لوگ پلیز تکلف مت کریں۔"

"ارے اس میں تکلف کی کیا بات ہے۔ ہم لوگ کلاس میٹس ہیں۔ اچھی دوستی بھی ہے ہم سب کے درمیان تو ہمارا فرض نہیں بنتا ایک دوسرے کی مدد کرنے کا۔" شازمہ کو سمجھاتے ہوئے ثاقب بولا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن....." اتنا کہہ کر شازمہ نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا جسے ثاقب نے بخوبی سمجھ لیا۔

"آپ لوگ پلیز تکلف سے کام مت لیں۔ آئیے اس طرف وہاں گاڑی پارک ہے۔" ثاقب نے کچھ اس انداز سے کہا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی نیہا اور شازمہ کو ان دونوں کی تقلید میں گاڑی تک آنا پڑا۔

دونوں نے ہی ایک دوسرے کو نظر انداز کیا ہوا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ثاقب کے برابر میں ریان بالکل گونگا بنا بیٹھا تھا جب کہ وہ دونوں پیچھے گاڑی کی سیٹس پر بیٹھیں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں تھیں۔ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھتے دیکھتے دل نے نگاہ کو اکسایا کہ سامنے کی سیٹ کی جانب دیکھے جہاں ریان بیٹھا ہے۔ نیہا نے دھیمے سے پلکوں کی چلمن اٹھائی اور ایک چور نگاہ سامنے بیٹھے ریان پر ڈالی۔ گھنے کالے بالوں والا سر اور سپید گردن کا پچھلا حصہ اس کی نگاہوں میں آ گیا۔ نیہا کو نجانے کیوں ایک اذیت سی محسوس ہوئی۔ اس نے بے ساختہ اپنی پلکیں بھینچ ڈالیں اور دو موتی نجانے کہاں سے اس کی پلکوں کی حد کو توڑ کر گالوں پر پھسل گئے جسے اس نے سرعت سے اپنی انگلیوں کی پوروں سے چن لیا لیکن نیہا کی یہ چوری ثاقب سے چھپ نہ سکی جو بیک مرر سے نیہا کی ایک ایک جنبش کو دیکھ رہا تھا۔

گاڑی کے خنک ماحول میں خاموشی کی دبیز چادر تنی ہوئی تھی۔ اس خاموشی سے وحشت زدہ ہو کر

شازمہ بولی۔
"آپ لوگ بھی شاپنگ پر آئے تھے؟"
"ہاں۔ ایکچولی ریان کو کچھ شاپنگ کرنی تھی۔"
ثاقب مدھم لہجے میں بولا۔
"اچھا ریان آپ کی شاپنگ مکمل ہوگئی......؟"
شازمہ نے خواہ مخواہ بالکل بے تکا سا سوال پوچھا لیکن اس کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ اس کا جواب اتنا سنگین ہوگا۔
"ہاں تھوڑی بہت چیزیں لینی تھیں۔ ایکچولی اگلے ہفتے میری اور کرن کی منگنی ہو رہی ہے۔ تو اس سلسلے میں ہم یہاں آئے تھے۔" الفاظ تھے یا انگارے جو نیہا کے سر پر گرتے ہوئے اس کے پیروں کو جلا گئے۔ جسم جیسے بالکل سن سا ہوگیا۔ شازمہ بھی یہ خبر سن کر گم صم سی ہوگئی جب کہ ثاقب کو ریان پر بے تحاشا غصہ آگیا۔
"بھلا کیا ضرورت تھی ریان کو یہ خبر اس وقت بتانے کی......؟" وہ ریان کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے بولا۔
"او...... اوہ...... مبارک ہو ریان آپ کو۔" شازمہ نے بڑی دقتوں سے اپنے آپ کو سنبھالا اور ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا۔
"مسٹر ریان! بہت بہت مبارک ہو۔" شازمہ کے برعکس نیہا بڑے مضبوط لہجے میں بولی جس کے انداز نے تینوں کو چونکا دیا۔
"تھینکس بس نیہا۔" ریان نارمل انداز میں بولا۔
نیہا کے گھر پر اترتے وقت شازمہ نے دونوں کا شکریہ ادا کیا کیونکہ اس کا گھر نیہا کی اگلی گلی میں تھا۔ وہ بڑی آسانی سے پیدل جاسکتی تھی اور اس وقت وہ نیہا کو اکیلا چھوڑنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ ریان نے ایک گہری نظر سرخ اور سیاہ کلر کے امتزاج کے سوٹ پہنے نیہا پر ڈالی جو دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔ ریان نے گاڑی آگے بڑھالی تو نیہا اپنے گھر کی جانب مڑ گئی۔ شازمہ کو اپنے ساتھ آتا دیکھ کر وہ حیران ہو بولی۔
"تم اپنے گھر نہیں جا رہیں اتنی تھکی ہوئی ہو؟"
"نیہا! تم...... تم اپ سیٹ ہو؟" شازمہ دل گرفتگی سے بولی۔
"وہ کیوں؟" نیہا انجان بن کر بولی۔
"میرے سامنے یہ اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"
"لیکن مجھے اس وقت تم سے لیکچر لینے کا قطعاً موڈ نہیں ہے۔ میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔" وہ شکستہ لہجے میں بولی تو شازمہ چڑ کر بولی۔
"بڑی منحوس لڑکی ہو تم...... میں تمہاری محبت میں تمہارے گھر آنا چاہ رہی ہوں اور تم مجھے گھر آنے سے منع کر رہی ہو۔"
"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں جانتی ہوں تم مجھ سے کس موضوع پر بات کروگی لیکن میں کسی موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ بس صرف تنہائی چاہتی ہوں۔" وہ ملول سے انداز میں بولی تو شازمہ کا دل کٹ سا گیا۔
"نیہا! وہ ریان۔"
"میں نے کہا ناں کہ مجھے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنی بھئی۔ ریان کی منگنی تو ہوگی ہی پھر شادی، پھر انشاء اللہ بچے بھی ہوں گے۔ بس اللہ میاں وہ خوش اور آباد رہے کرن کے ساتھ۔" نیہا نے کھوئے کھوئے مگر پرخلوص انداز میں دعا دی تو بے ساختہ شازمہ نے اپنی عزیز مگر عظیم سہیلی کو اپنے آپ سے لپٹا لیا۔

"میرے مولا میری سہیلی کو اس کی خوشیاں دے..." شازمہ نے بے ساختہ نیہا کو دعا دی تو نیہا شازمہ کے خلوص سے متاثر ہو کر ایک تلخ سی مسکراہٹ لیے اس کی پیٹھ کو تھپتھپا گئی۔

یونیورسٹی کے مخصوص ماحول میں گراؤنڈ میں ٹولیوں میں بیٹھے لڑکے لڑکیاں آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ شازمہ اور نیہا بھی ایک کونے میں بیٹھی باتوں میں مگن تھیں۔

"اف نیہا آپی کا بیٹا حسن اتنا زیادہ شرارتی ہے کہ۔"

"ایکسکیوزمی گرلز۔" ابھی شازمہ کی بات پوری طرح سے مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی کہ اچانک کرن بڑی تمکنت کے ساتھ اپنے گروپ کے ہمراہ ان دونوں کے قریب آئی اور بڑے اسٹائل سے دونوں کو مخاطب کیا۔

"بولو کرن کیا بات ہے؟" شازمہ کو کرن کے انداز پر کچھ حیرانی ہوئی کیوں کہ وہ ان لوگوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتی تھی۔

"ایکچولی میں تم دونوں کو انوی ٹیشن کارڈ دینے آئی تھی۔" کرن ہنوز انداز میں بولی۔

"کیسا انوی ٹیشن کارڈ؟" شازمہ متعجب ہو کر بولی۔ البتہ نیہا ان سب سے بے نیاز گراؤنڈ کی گھاس توڑنے میں مصروف تھی۔

"میری اور ریان کی منگنی کا انوی ٹیشن۔" کرن نے اپنے تئیں دھماکہ کیا تھا لیکن نیہا نے اپنے چہرے کو بالکل سپاٹ رکھا جیسے اس خبر سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ کرن نے ضرور ناگواری سے پہلو بدلا تھا۔

"نیہا! تم ضرور آنا۔" اس کی بے نیازی کو نظر انداز کر کے کرن بڑی اترابٹ سے نیہا سے بولی تب نیہا انتہائی اعتماد سے سر اٹھا کر بولی۔

"ہاں کیوں نہیں۔ ہم دونوں ضرور آئیں گے۔ آخر ہمارے کلاس فیلوز کی منگنی ہے۔" نیہا کا انداز بالکل نارمل تھا۔ کرن کو نیہا کے اس طرح کے ردعمل سے کچھ مایوسی ہوئی۔ وگرنہ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ نیہا تو ہکا بکا رہ جائے گی اور ایک آدھ آنسو تو آنکھوں کے کناروں سے چپکے سے نکلے گا جسے وہ اپنے دوپٹے کے پلو سے صاف کرنے کی کوشش کرے گی۔

"اوکے پھر منگنی میں ہی ہماری ملاقات ہوگی۔" شازمہ نے جلد از جلد کرن کو ٹالنا چاہا۔ مبادا وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ دے۔

"اوکے بائے۔" کرن بڑے ترنگ میں بول کر اپنے گروپ کے ساتھ چلی گئی۔ کرن نے ڈرتے ڈرتے نیہا کو دیکھا لیکن اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

"چلو شازمہ گھر چلتے ہیں۔" نیہا آہستگی سے بولی تو شازمہ نے چپ چاپ چیزیں سمیٹیں اور خاموشی سے نیہا کے ساتھ اٹھ گئی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

"ارے نیہا! یہ تم اندھیرے کمرے میں کیوں لیٹی ہو؟" زرمین بھابی نے نیہا کے کمرے میں آتے ہی لائٹس کھولی تو ان کی نظر بے سدھ سی بستر پر پڑی نیہا پر پڑی جو اس وقت گہری نیند میں تھی۔ البتہ آنسوؤں کی لکیریں ابھی تک اس کے چہرے پر چمک رہی تھیں۔ زرمین بھابی کا دل کٹ کر رہ گیا۔ وہ پہلے ماموں زاد بہنیں پھر نند بھابی تھیں اور نیہا کی ریان سے بے تحاشا محبت سے بھی واقف تھیں۔ شازمہ کے ذریعے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ریان اور کرن کی منگنی ہونے والی ہے۔

"نیہا! میری جان اٹھو۔ دیکھو مغرب کا وقت ہو چلا ہے۔" زرمین اسے نرمی سے جھنجھوڑتی ہوئی بولی تو

نیبا ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔
"کیا ہوا بھابی؟" گہری نیند کے زیر اثر وہ ہڑ بڑا کر بولی۔
"نیبا! میری جانو کتنی دیر سوؤ گی..... مغرب کا وقت ہوگیا ہے۔ نماز نہیں پڑھو گی۔" نیبا کے بال پیار سے سمیٹتے ہوئے نرمین حلاوت سے بولی۔
"اوہ میرے خدا اتنی دیر تک میں سوتی رہی۔" نیبا نے جلدی سے دوپٹہ بستر سے اٹھایا اور سلیپر پہن کر جلدی سے وضو کرنے کی غرض سے باتھ روم میں چل دی۔ نماز سے فارغ ہو کر لاؤنج میں آئی تو نرمین چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے ہی تھرماس سے چائے مگ میں ڈالی تو نیبا نے اسے فوراً تھام لیا البتہ لوازمات سے بھری پلیٹ کو اس نے پیچھے سے سرکا دیا۔
"نہیں بھابی! بس چائے ہی ٹھیک ہے۔" یہ کہہ کر نیبا نے مگ اپنے لبوں سے لگالیا۔ نرمین نے اسے تاسف سے دیکھا۔
"نیبا جان تم کیوں ایسے شخص کی خاطر اپنی زندگی تباہ کر رہی ہو جس کو تم سے ذرا بھی دلچسپی نہیں ہے۔" نرمین دھیرے سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو یکدم نیبا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔
"نیبا میری جان مت رو۔" یہ کہہ کر بھابی نے اسے گلے سے لگالیا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اسے ایک ہمدرد کندھے کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے دل کا تمام دکھ بہا ڈالے اور وہ پھر کبھی نہ روئے۔ نرمین نے اسے خاموشی سے رونے دیا۔ جب وہ اچھی طرح رو چکی تو خود ہی نرمین کے کندھے سے الگ ہوگئی۔
"بس بھابی! آج کے بعد اب میں کبھی نہیں روؤں گی۔" نیبا مضبوط لہجہ کر کے بولی تو نرمین خوش ہوگئی۔
"یہ ہوئی نا بہادروں والی بات۔ جانتی ہو تمہارے بھائی اور ابا جان بھی تمہیں اتنے دنوں سے چپ چاپ سا دیکھ کر پریشان ہو رہے ہیں۔" جب سے نیبا نے کرن اور ریان کی منگنی کا سنا تھا تب سے وہ گم صم سی ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ یہ بات جانتی تو تھی کہ ریان اور کرن ایک دوسرے میں دلچسپی رکھتے ہیں مگر پھر بھی منگنی کی خبر نے ایک بجلی سی اس کے دل پر گرادی تھی۔ اس پر مستزاد کرن کا مغرورانہ انداز اسے اندر سے بری طرح توڑ گیا تھا۔ نرمین نے سینڈوچز اس کے سامنے بڑھائے تو وہ ایک پیس اٹھا کر چھوٹے چھوٹے لقمے اپنے حلق سے اتارنے لگی۔ آخر جینے کے لیے کھانا بھی تو ضروری تھا۔ وہ بمشکل صرف ایک سینڈوچ ہی کھا سکی۔ بعد میں اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔
"بس بھابی پلیز! مجھے مزید کھانے پر مجبور مت کریں۔ میرا بالکل دل نہیں چاہ رہا۔" نیبا عاجزی سے بولی تو نرمین نے بھی زیادہ زور نہیں دیا۔ البتہ چائے کا دوسرا کپ تھرماس سے نکال کر وہ چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی۔
"بھابی! جب اماں کی چار سال پہلے وفات ہوئی تھی اس وقت مجھے اتنا اکیلے پن کا احساس نہیں ہوا تھا مگر آج..... آج بہت خالی پن محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میرے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ بالکل کھوکھلی دیوار کی مانند میرا وجود ہوگیا ہے اور کسی نہ کسی دن ایک کچی دیوار کی مانند وہ ڈھے جائے گا۔" نیبا کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تو نرمین اس کی باتیں سن کر اندر سے دہل گئی لیکن بظاہر نرمی سے بولی۔
"نیبا! یہ سب زندگی کا حصہ ہے جو ہماری تقدیر میں ہوتا ہے وہی ہم کو ملتا ہے البتہ ہماری دعائیں اس

میں کچھ ردوبدل کرسکتی ہیں۔"

"...ما میں۔" نیہا زیرلب بڑبڑائی۔ "لیکن بھابی نے تو ...ما میں بھی اس شخص کو ما...گا ہی نہیں پھر ...نے کیسے کب وہ میرے دل کے کونے تو کیا ...دل میں بڑی شان اور حق سے بیٹھ گیا۔"

"تم اللہ پر بھروسہ کرو۔ یقیناً وہ ہمارے ساتھ بہت اچھا کرے گا۔" نرمین اسے تسلی دیتے ہوئے بولی تو نیہا محض سر ہلا گئی۔

✿ ✿ ✿

"تم نے نیہا کو انویٹیشن کارڈ کیوں دیا؟" ریان کرن سے جھنجلا کر بولا تو کرن بھی سلگ گئی۔

"کیوں نیہا میں ایسی کون سی بات ہے یا ہماری تمہاری اس سے کوئی پرخاش ہے کہ ہم اسے اپنی منگنی میں نہ بلاتیں؟" کرن تنک کر بولی تو ریان نے اس معاملے میں خاموشی میں ہی عافیت جانی۔

"اچھا بتاؤ منگنی کا ڈریس تمہیں کیسا لگا؟" ریان نے یک دم موضوع ہی تبدیل کردیا۔

"ونڈرفل تمہاری چوائس واقعی لاجواب ہے۔" کرن خوش ہوکر بولی پھر کہنے لگی۔

"بھئی تمہاری چوائس تو ونڈرفل ہوگی ہی آخر میں بھی تو تمہاری چوائس ہوں۔" کرن فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولی تو ریان مسکرادیا۔

"یار ثاقب! یہ تو کچھوے کی چال کی طرح گاڑی کیوں چلا رہا ہے۔ یار ذرا تیز چلا۔ کل میری منگنی ہے اور اس ہیئر ڈریسر سے میں نے ٹائم بھی لیا ہوا ہے۔"

"ہوں ہاں۔" ثاقب ریان کی بات پر چونکا۔

"ثاقب! تیرا دھیان کدھر ہے...... کیا بات ہے تو بہت اپ سیٹ لگ رہا ہے؟" ریان اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ کر پریشانی سے بولا جو قطعاً غیر معمولی تھے۔

"وہ دراصل میں نیہا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" ثاقب آہستگی سے بولا۔ نیہا کا نام ریان کے سر پر ہتھوڑے کی طرح لگا۔ وہ محض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔

"تم نے اسے منگنی میں کیوں بلایا؟ آخر تم دونوں اس کا مزید کتنا تماشہ بناؤ گے؟" ثاقب جیسے پھٹ پڑا۔ ریان نے اسے اچنبھے سے دیکھا پھر برا مان کر بولا۔

"میں نے نہیں کرن نے بلایا ہے بلکہ میں یہ بالکل نہیں چاہتا کہ وہ منگنی میں آئے اور اس کی دل آزاری ہو۔"

"ہونہہ دل آزاری۔" ثاقب اس کا تمسخر اڑاتے ہوئے بولا پھر مزید استفسار کیا۔

"تمہیں نیہا سے اتنی ہمدردی کیوں ہونے لگی کہ اس کی دل آزاری کا خیال آگیا۔"

"ثاقب! تو تو میرا یار ہے میں سمجھتا تھا کہ تو مجھے جانتا ہے لیکن وہ تھوڑا رکا پھر خفگی سے بولا۔ "لیکن نہیں تو مجھے نہیں سمجھتا۔ یار کیا میں اتنا کٹھور اور سنگ دل ہوسکتا ہوں کہ ایک معصوم سی لڑکی جو مجھے اس قدر چاہتی ہے میں اس کی رسوائی اور تماشے کا سامان کروں گا۔"

ثاقب نے مڑ کر ریان کو دیکھا جس کا چہرہ اندرونی خلفشار سے سرخ ہورہا تھا۔

"کیا تمہیں واقعی اس لڑکی کی پروا ہے؟" ثاقب نے استفسار کیا تو ریان خاموش رہا۔ "ریان! میرا سوال کیا اتنا مشکل ہے کہ جس کا جواب تیرے پاس نہیں ہے۔" اس کے استفسار پر ریان سنجیدگی سے بولا۔

"بعض سوال ایسے ہوتے ہیں جو ہمیں بظاہر تو

معمولی لگتے ہیں لیکن ان کے جواب ہمارے پاس نہیں ہوتے۔''

''تو کرن سے محبت کرتا ہے؟'' ثاقب نے ایک اور سوال داغا تو ماحول کی کثافت کو دور کرنے کے لیے ریان ہنس کر بولا۔

''یہ محبت کیا بلا ہے؟ میں اسے نہیں جانتا۔'' ریان نے کندھے اچکائے تو ثاقب نے اپنے ہونٹوں کو بھینچ لیا۔ سہولت سے موڑ کاٹتے ہوئے اس نے گاڑی کی رفتار دھیمی رکھی۔ اسے فاسٹ ڈرائیونگ پسند نہیں تھی اور گاڑی میں جوان دونوں کے درمیان موضوع چل رہا تھا وہ بہت اہم تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں کرن سے محبت نہیں ہے؟ وہ صرف تمہاری پسند ہے؟'' ثاقب کے استفسار پر وہ سر ہلا کر بولا۔

''ہاں کہہ سکتے ہو۔''

''اور نیہا....؟'' ثاقب اچانک بولا تو ریان نے ایک بار پھر اسے سنجیدگی سے دیکھا۔

''اب تم پھر نیہا کو گھسیٹ لائے۔'' ریان زچ ہو کر بولا تو ثاقب کچھ لمحے توقف کے بعد بولا۔

''تم کہہ رہے تھے ناں کہ محبت کیا ہے؟ تو سنو محبت نام ہے اپنے آپ کو فنا کر دینے کا..... محبت نام ہے محبوب کی خوشی کی خاطر خود کو قربان کر دینے کا..... محبت نام ہے جل جانے کا..... محبت نام ہے سمندر میں ڈوب جانے کا..... اور اگر تم محبت کو مجسم دیکھنا چاہتے ہو تو نیہا محبت ہے صرف محبت..... سر تا پا محبت جو اپنے محبوب کی خاطر ہر رسوائی ہر ذلت کو کسی متاع حیات کی طرح اپنے سینے سے لگا لیتی ہے۔'' ثاقب کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔ گاڑی اس نے ایک سائیڈ پر لگا دی تھی۔ ریان ثاقب کے منہ سے یہ باتیں سن کر نجانے کیوں کانپ اٹھا پھر اسے اچانک خیال آیا۔

''ثاقب! تم کسی سے محبت کرتے ہو ناں؟''

ریان انتہائی وثوق سے بولا تھا۔

''ہاں میرے دوست میں بھی کسی سے محبت کرتا ہوں لیکن میری محبت نیہا کی محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔'' ثاقب نے فوراً ہی اقرار جرم کر لیا تھا۔

''کون ہے وہ؟'' ریان نے متعجب ہو کر استفسار کیا تو ثاقب نے دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کی۔

''تم کیا کرو گے جان کر..... کل تمہاری منگنی ہے اور تمہیں ہیئر ڈریسر کے پاس جانا ہے تاکہ تمہاری شکل پہ جو پھٹکاریں برس رہی ہیں ان میں کچھ کمی آجائے۔'' ثاقب ریان کی بات ٹال کر خاموشی سے بولا۔

''مجھے اس لڑکی کا نام بتاؤ۔'' ریان سنجیدگی سے بولا۔

''میں تمہیں بتانا فی الحال ضروری نہیں سمجھتا شاید وقت نہیں آیا۔'' یہ کہہ کر اس نے گاڑی کی رفتار کچھ تیز کر دی۔

رات کو ریان جب تھک ہار کر بستر پر لیٹا تو ایک دم ذہن نیہا کی جانب مڑ گیا۔ ریان کی بہنیں اور کزنز ڈھولک سے طبع آزمائی کرتے ہوئے سُر میں گانے کی مشق کر رہی تھیں۔ ریان کو یہ شور بہت ناگوار گزر رہا تھا لیکن سب کی خوشی کی خاطر وہ خاموش سا رہا۔ اسے وہ واقعہ پوری جزئیات سمیت یاد آ رہا تھا جس نے نیہا کی دل کی حکایت کو طشتِ از بام کر دیا تھا۔

بات زیادہ پرانی تو نہ تھی۔ چھ ماہ پہلے یونیورسٹی میں دو تنظیموں کے درمیان شدید ٹکراؤ ہوا تھا۔ ریان کی چونکہ کچھ لڑکوں سے ان بن تھی لہٰذا کچھ لڑکے ڈنڈے اور سریے لے کر ریان پر ٹوٹ پڑے۔ تمام

اسٹوڈنٹس ادھر ادھر اپنی جان بچانے کو بھاگ رہے تھے۔ شاز... اور نیہا بھی حواس باختہ سی کسی پناہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑا رہی تھیں کہ اچانک نیہا کی نگاہ لہولہان ہوتے ریان پر پڑی۔ ریان جس کو نیہا نے ... شاید یونیورسٹی کے پہلے دن سے ہی نیہا نے اپنے من کا دیوتا بنا کر اس کی پوجا شروع کر دی تھی لیکن یہ راز تو اسے خود بھی معلوم نہیں تھا لیکن جب ریان کو خون میں لت پت دیکھا تو اس کے شعور و عقل نے سمجھ داری کا دامن ایک دم چھوڑ دیا۔ وہ دیوانہ وار ان لڑکوں کی جانب بھاگی اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر ان لوگوں کی منتیں کرنے لگی۔

''پلیز میرے ریان کو چھوڑ دو اسے مت مارو تم... میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ میرے ریان کو چھوڑ دو۔'' نیہا ہاتھ جوڑے روتے ہوئے بس اسی جملے کی تکرار کر رہی تھی۔ اچانک رینجرز کی مداخلت پر وہ لڑکے تو بھاگ نکلے لیکن ریان تو وہیں ساکت وجامد کھڑا رہ گیا۔ کلاس میں سب سے زیادہ ریزرو اور خاموش رہنے والی لڑکی کے منہ سے اس طرح کے جملے سن کر وہ بھونچکا رہ گیا پھر سر کی چوٹ نے اسے زیادہ سوچنے کا موقع نہیں دیا اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرتا چلا گیا۔ بند ہوتی آنکھوں سے اس نے صرف یہ دیکھا کہ نیہا ''ریان'' چلا کر اسے تھامنے کے لیے آگے بڑھی اور اس کے پیچھے ثاقب وغیرہ بھی اور پھر وہ مکمل ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

جب تین دن بعد یونیورسٹی کھلی تو ہر ایک کی زبان پر نیہا کی ریان کے لیے بے تابی و بے قراری کے نغمے تھے۔ کوئی اسے تمسخرانہ نگاہوں سے دیکھتا' کوئی طنزیہ جملہ پھینک دیتا لیکن نیہا جیسے سنگی مجسمے کی طرح اپنے کام میں مگن رہتی۔ ثاقب اور اس کے دوستوں نے سمجھایا کہ نیہا تم سے بہت محبت کرتی ہے۔ تم بھی اس کی محبت کو قبول کر لو لیکن وہ کرن سے کمٹ منٹ کر چکا تھا جو آج کل کی لڑکیوں والے تمام انداز جانتی تھی۔

✿ ..... ✿ ..... ✿

شہر کے خوب صورت سے میرج لان میں رنگ و بو کا جیسے سیلاب امڈا ہوا تھا۔ نقرئی قہقہے' شوخ وشنگ جملے اور اسٹیج پر بڑے طمطراق اور کسی فاتح جرنیل کی طرح کرن دلہن بنی بیٹھی بڑے پراعتماد انداز سے باتیں کر رہی تھی۔

''دیکھو تو ذرا یہ دلہن آنکھیں مٹکا مٹکا کر کیسے پٹر پٹر باتیں کیے جا رہی ہے۔ ہمارے زمانے میں تو لڑکیاں پورے گھونگھٹ میں پورا منہ چھپائے بیٹھی ہوتی تھیں اور پورا مجمع اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب رہتا تھا وہ کیا زمانہ تھا۔'' ایک مہمان عمر رسیدہ خاتون کرن کی بے باکی دیکھ کر دوسری خاتون سے بولیں تو ساتھ بیٹھی ان کی بھتیجی ہنس کر بولی۔

''پھپھو وہ 1960ء کا دور تھا جب ہیرو کو دیکھ کر ہیروئن اپنا دوپٹہ اپنی انگلیوں میں کبھی باندھتی کبھی کھولتی تھیں یہ 2009ء کا زمانہ ہے یہاں لڑکیاں لڑکوں سے کیا اپنے دولہا سے بھی نہیں شرماتیں۔''

''ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔ یہ زمانہ ہی ایسا ہے۔'' وہ خاتون اپنی بھتیجی کی بات پر تائید کرتے ہوئے آخر میں جل کر بولیں۔

''سونیا! تم نے نیہا کو دیکھا کیا وہ فنکشن میں آئی ہے؟'' کرن تمام مجمع پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر اپنے ساتھ بیٹھی سونیا سے بولی جب کہ سادے سے انداز میں پیچ کلر کے کرتے اور سفید شلوار میں دولہا بنا ریان دوسرے مہمانوں میں مصروف تھا۔

''وہ کیوں آنے لگی۔ ارے بے چاری اندھیرے کمرے میں بند آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہوگی۔'' کرن

کی دوسری کزن سعدیہ نخوت سے بولی۔
"میں نے اسی لیے تو نیہا کو انوی ٹیشن دیا تھا کہ اس میں اتنی ہمت کہاں ہے کہ وہ مجھے اور ریان کو ایک ہوتا دیکھ سکے۔" کرن کچھ سوچ کر بولی۔ آتشی گلابی شرارے سوٹ میں مہارت سے ایک مشہور پارلر سے میک اپ کیے وہ اس وقت بے حد حسین لگ رہی تھی۔
"نہیں سعدیہ وہ فلمی ہیروئن کی طرح یہ گانا گا رہی ہوگی۔ ادھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا ادھر زندگی ان کی دلہن بنے گی۔" سونیا نے باقاعدہ لہک لہک کر گایا تو سب کی سب ہنسنے لگیں۔
"ہیلو گرلز بھئی کیا ہو رہا ہے اور کس بات پر اتنا ہنسا جا رہا ہے؟" ریان کا دوست اور ان کا کلاس فیلو سجاد خان نے اسٹیج میں آ کر مداخلت کی۔
"وہ اینچو لی ہم نیہا..." سعدیہ نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ مارے تعجب و حیرت کے اس کی زبان کے آگے اسپیڈ بریکر آ گیا۔ سیاہ و سرخ رنگ کے امتزاج کے سوٹ میں جس میں موتیوں و ستاروں کا کام تھا۔ ہلکا میک اپ کیے نیہا اور اس کے ساتھ شازمہ کسی سیٹ کی تلاش میں تھیں۔
"ارے تمہیں کیا ہو گیا کہیں سانپ تو نہیں سونگھ گیا۔؟" سجاد خان اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولا تو جیسے سعدیہ کا سکتہ ٹوٹا۔
"وہ لان کے اس طرف دیکھو۔" سعدیہ نے انگلی سے اشارہ کیا۔ تقریباً سب ہی نے اسی جانب دیکھا اور نیہا کو دیکھ کر سب کے سب منجمد ہو گئے۔
"یہ... یہ بھی آئی ہے۔" سجاد ورطہ حیرت سے بولا۔ کرن کو بھی ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔
"یہ یہاں یہ ثابت کرنے آئی ہے کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا حالاں کہ..." کرن کی بات درمیان میں ہی رہ گئی جب ریان اسٹیج پر آ کر بولا۔
"یہ منگنی کی رسم ادا کرنے میں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے... بھئی صرف انگوٹھی ہی تو پہنانی ہے اور اس پر اتنی دیر...؟" ریان بے زاری سے بولا تو ثاقب جو اس کے ہمراہ اسٹیج میں آیا تھا ہنس کر بولا۔
"مائی ڈیئر یہ آج کل کا فیشن بن گیا ہے۔ اب تو شادی بیاہ کے فنکشنز رات بارہ بجے ہی تو شروع ہوتے ہیں۔" ثاقب نے لطیف سا طنز کیا۔
"کرن! یہ تو چلو منگنی ہے لیکن تمہاری رخصتی یقیناً تین بجے سے پہلے نہیں ہوگی۔" سونیا قیاس آرائی کرتے ہوئے بولی لیکن کرن تو ان سب کی باتیں سن ہی نہیں رہی تھی۔ وہ تو صرف نیہا کی آمد پر متعجب تھی۔
"ارے کرن! بھئی کیا ہوا؟ کس سوچ میں مستغرق ہو دلہن صاحبہ؟" ثاقب مسکرا کر بولا تو کرن بری طرح چونکی۔
"ہاں... آں... کچھ نہیں... کچھ بھی تو نہیں۔" کرن اپنے آپ کو بمشکل سنبھال کر بولی۔
"یار میں امی کو بلاتا ہوں کہ منگنی کی رسم جلد سے جلد شروع کریں۔ بے چارے مہمان بھی انتظار میں سوکھ رہے ہیں۔" ریان بولا۔
"السلام علیکم۔" نیہا کی نرم سی آواز پر سب نے انتہائی چونک کر مڑ کے دیکھا جو بڑے اعتماد سے ایک ہاتھ میں گفٹ اٹھائے شازمہ کے پہلو میں کھڑی تھی۔ البتہ شازمہ کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے جب کہ ثاقب اور ریان اس کی یہاں آمد پر سخت اچنبھے کا شکار تھے۔ وہ دونوں اس بات سے باخبر تو تھے کہ کرن نے ان دونوں کو انوائیٹ کیا ہے لیکن ثاقب اور ریان کو نیہا کی آمد کی ہرگز امید نہیں تھی۔ دونوں نیہا کو دیکھ کر گم صم سے ہو گئے۔

"مبارک ہو آپ دونوں کو میری دعا ہے کہ آپ دونوں زندگی کے بہترین جیون ساتھی ثابت ہوں۔" نیہا اعتماد سے اسٹیج کی سیڑھیاں چڑھ کر آئی اور گفٹ کرن کے ہاتھ میں تھما کر دونوں کو مخاطب کر کے بولی۔ کرن نے انتہائی پھیکے انداز میں "تھینک یو" کہہ کر گفٹ سعدیہ کے حوالے کر دیا جب کہ ریان تو کچھ بھی نہ بول سکا۔ البتہ شازمہ نے ان دونوں کو وش تک نہ کیا۔ یہ کہہ کر نیہا پلٹی تو اس کے گھنے بالوں کی کالی مگر لمبی چوٹی ثاقب کی نگاہوں کی گرفت میں ضرور آئی۔

"کرن! تم نے اسے یہاں کیوں بلایا؟" ریان کچھ شرمندگی و غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولا۔

"وہ..... وہ ایکچولی ریان میں نے سوچا کہ جب ہم نے پوری کلاس کو انوائیٹ کیا تھا تو ان دونوں کو بھی انوائیٹ کرلوں۔" کرن بھولپن سے بولی۔ اسے بھی اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا نجانے کیوں ریان کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا۔

"کتنا منع کیا تھا میں نے تم سے کہ مت آؤ منگنی میں۔ تماشہ بنے گا تمہارا۔ یہ لوگ ہنسیں گے تم پر لیکن نہیں تمہیں تو تمغہ جرأت چاہیے تھا۔" شازمہ دانت پیس کر کلس کر مگر دھیمی آواز میں بولی۔

"چلو شازمہ اس کونے میں بیٹھتے ہیں۔" نیہا اس کی بات کو نظر انداز کر کے بولی۔ ابھی شازمہ مزید کچھ اور بھی بولتی کہ پیچھے سے ثاقب آ کر مسکرا کر بولا۔

"آپ دونوں بھی آئی ہیں چلو یہ تو بہت اچھا کیا۔" ثاقب نے نیہا کا سپاٹ چہرہ دیکھا جو کسی بھی قسم کے احساس سے عاری تھا۔

"میں تو ہرگز نہیں آ رہی تھی لیکن یہ جو نیہا محترمہ ہے نا اس کے اوپر کا پورشن بالکل خالی ہے۔ اپنی دوستی کا واسطہ دے کر لے آئیں۔" شازمہ نے ثاقب کا بالکل لحاظ نہیں کیا اور انتہائی جلے کٹے انداز میں بولی۔ ثاقب نے دل میں سوچا۔

"کتنا بدنصیب ہے ریان جو ہیرے کو چھوڑ کر ایک چمکتے دمکتے کانچ کے ٹکڑے کی جانب جا رہا ہے جو خود ہی اس کے ہاتھوں کو زخمی کر دے گا۔"

"شازمہ! تم کچھ ضرورت سے زیادہ نہیں بولنے لگیں۔" نیہا شازمہ کو سرزنش کرتے ہوئے بولی تو ثاقب جیسے اپنے حواسوں میں آیا۔

"آپ پلیز بیٹھیے ناں۔"

"نو تھینکس ثاقب! اس نے اپنا تمسخر اڑوانا تھا اپنا تماشہ بنانا تھا سو انہوں نے بنا لیا۔ اب ہم چلتے ہیں۔ باہر میری گاڑی بمعہ ڈرائیور کے موجود ہے۔ اب ہم گھر جانا چاہیں گے۔" شازمہ انتہائی روکھائی سے بولی تو چند ثانیے کے لیے ثاقب بالکل خاموش سا ہو گیا۔ شازمہ کچھ اتنا غلط بھی نہیں کہہ رہی تھی۔ کتنی کیوٹ اور پیاری لگ رہی تھی نیہا۔ ثاقب کا بے ساختہ دل چاہا کہ اس پری سی لڑکی کو اس کے من کا دیوتا دے مگر اس کا دیوتا تو کسی اور کے قبضے میں تھا۔ ثاقب نے افسوس سے سوچا۔

"اوکے ثاقب! اب ہم چلتے ہیں۔ دراصل بھابی اپنے گھر گئی ہوئی ہیں۔ ابو اور بھائی گھر میں اکیلے ہوں گے۔" نیہا انتہائی شائستگی سے بولی تو ثاقب رسماً بولا حالاں کہ وہ چاہتا تھا کہ نیہا یہاں سے چلی جائے کیونکہ کرن کا پورا گروپ یقیناً نیہا کو ہی ڈسکس کر رہا ہوگا۔

"آپ لوگ کھانا تو کھا کر جاتے۔"

"ہم نے کھانا گھر پر ہی کھا لیا تھا۔" نیہا مسکرا کر بولی تو ثاقب خاموش رہا پھر انہیں میرج لان کے باہر شازمہ کی گاڑی میں بٹھا کر انہیں خدا حافظ کہہ کر

جوں ہی پلٹا داخلی دروازے پر ریان کھڑا نظر آیا۔
"چلی گئی؟" ریان انتہائی مدہم لہجے میں بولا۔
"ہاں چلی گئی۔" ثاقب انتہائی جل کر بولا۔
نجانے کیوں اسے ریان پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔
"اتنی جلدی چلی گئی وہ......"
"کیا امید کر رہے تھے کہ وہ تمہاری منگنی روکنے آئی تھی یا تمہیں جذباتی بلیک میل کرنے آئی تھی کہ پلیز ریان مجھ سے شادی کر لو۔ میں تمہارے بنا جی نہیں پاؤں گی۔ مسٹر ریان علی! نیہا کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ نہ اس کی محبت میں کوئی عامیانہ پن ہے۔ وہ محبت کرتی ہے تم سے...... ایسی خالص جیسے بارش کی پہلی بوند اتنی شفاف جیسے برسات کے بعد نکھرتا ہوا آسمان' ایسی چمک دار جیسے چودھویں کا چاند' ایسی خاموش و خوب صورت محبت جیسے گلاب کا پھول جس کی زبان تو نہیں ہوتی لیکن اپنی خوشبو و دلکشی سے وہ یہ احساس دلاتا ہے کہ اس کا وجود ہی محبت کے دم سے ہے لیکن تم کیا جانو ریان کہ محبت کیا ہے...... تم نے تو محبت کی ہی نہیں۔" ثاقب بولتا چلا گیا جب کہ ریان ہکا بکا اسے دیکھتے گیا۔ جب وہ ہال کے اندر جانے لگا تو ایک دم ریان نے ثاقب کا بازو تھاما' ثاقب نے پہلے اپنے بازو پر دھرے ریان کے ہاتھ کو دیکھا پھر استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا۔
"کون ہے وہ؟ جس نے تمہیں محبت کا فلسفہ سمجھا دیا جس نے میرے دوست کو محبت کے لمس سے آشنا کرایا؟" ریان دھیمے لہجے میں بولا جب کہ ثاقب ریان کے جملے پر بالکل نہیں چونکا۔ اس نے آہستگی سے ریان کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا اور سرگوشی میں بولا لیکن ریان کی سماعتوں نے وہ لفظ بالکل صاف سنا تھا۔
"نیہا نے۔"
یہ کہہ کر ثاقب میرج لان کے اندر چلا گیا اور ریان جہاں کا تہاں کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔
گاڑی میں تمام راستہ دونوں نے خاموشی سے کاٹا۔ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں مستغرق نجانے کیا کیا سوچے جا رہی تھیں۔ گاڑی جب نیہا کے دروازے پر رکی تو وہ خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ شازمہ نے بھی نیہا کی تقلید کی اور ڈرائیور کو ہدایت کی۔
"تم تھوڑی دیر یہاں ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں۔"
نیہا پہلے سیدھی باباجان کے کمرے میں گئی جو اس وقت آرام کر رہے تھے۔ اپنی آمد کا بتا کر وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔ اس پورے وقت میں شازمہ نیہا کے پیچھے پیچھے رہی۔ نیہا اپنے بستر پر گم صم سی بیٹھ گئی۔ شازمہ سے اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ شازمہ اسے دکھ سے دیکھے گئی پھر کارپٹ پر نیچے بیٹھ کر اس کے گھٹنے پکڑ کر بیٹھ گئی۔
"نیہا! میری جان کب تک خود پر یہ ضبط کے پہرے بٹھائی رہو گی؟ تمہارا ضبط تمہاری ہمت دیکھ کر خود حیران ہے۔ اس ضبط کو توڑ دو نیہا۔" شازمہ دکھی لہجے میں بولی؛ تو نیہا جو اتنی دیر سے سپاٹ و بے حس چہرہ لیے بیٹھی تھی ٹپ ٹپ آنکھوں سے ایک کے بعد ایک موتی گرنے لگے اور پھر تو جیسے سیلاب ہی امڈ آیا۔ نیہا شازمہ کے گلے لگ کر بے تحاشا رو دی۔
"مم...... میں تو سمجھتی تھی کہ ریان کو کرن کا ہوتا دیکھ کر میرا دل بند ہو جائے گا یا میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی لیکن دیکھو۔" نیہا نے شازمہ کا ہاتھ اپنے دل پہ رکھا۔ "دیکھو یہ تو دھڑک رہا ہے اور...... اور دیکھو میری سانسیں بھی چل رہی ہیں شازمہ مم...... میں تو زندہ ہوں۔ میں کیوں زندہ ہوں؟"
اس وقت نیہا اپنے آپے میں ہرگز نہیں تھی اور شازمہ

کی آنکھیں اپنے بچپن کی عزیز از جان سہیلی کی حالت دیکھ کر آبشار کی مانند بہہ رہی تھیں۔

''میں تو یہ سوچ کر گئی تھی کہ...... کہ جس شخص کو اتنا ٹوٹ کر چاہا جس کی آرزو میں نے کبھی نہیں کی...... اپنی دعاؤں میں بھی اسے نہیں مانگا کیونکہ...... کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ تو آسمان ہے اور میں...... میں مٹی کا ایک معمولی سا حقیر ذرہ مگر میں تو ابھی بھی زندہ ہوں...... میں تو زندہ ہوں...... میں تو زندہ ہوں۔''
یہ کہہ کر نیہا زور زور سے رونے لگی پھر دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کے گلے لگ کر بے تحاشا رو دیں۔

✿......✿......✿

''سر! کیا آپ کو کبھی کبھی یہ نہیں لگتا کہ محبت خود غرض ہوتی ہے صرف اپنے بارے میں سوچتی ہے۔ دوسرے کا خیال اس کا احساس تو باقی ہی نہیں رہتا بس...... بس صرف محبت حواسوں پر چھا جاتی ہے۔ صرف محبت صرف محبت۔'' نیہا جیسے خود فراموشی میں بولے گئی۔ سر مہربان اسے دیکھتے رہ گئے جو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

''نیہا! بیٹا خود کو یوں مت توڑو جیسے کوئی کانچ کی گڑیا ٹوٹ جاتی ہے جس کی کرچیاں دور دور تک بکھر جاتی ہیں اور جانتی ہو جب انسان کی ہستی کانچ کی مانند ٹوٹتی ہے تو وہ ساری عمر انہیں چن چن کر خود کو جوڑتا رہے گا لیکن...... لیکن وہ تا حیات اپنے آپ کو جوڑ نہیں پائے گا۔'' سر مہربان دکھ سے بولے۔

''مے آئی کم ان سر؟'' سر مہربان کے کمرے میں اچانک ریان کی آواز گونجی تو دونوں ہی بے حد چونک گئے۔ نیہا نے خود کو جلدی سے سنبھالا اور ایک کتاب کھول کر اس پہ جھک گئی۔

''لیس ینگ مین! بھئی مبارک ہو تمہاری منگنی کی۔'' سر مہربان مصنوعی بشاشت سے بولے جسے دونوں نے ہی محسوس کیا۔

''شکریہ سر مگر میں آپ سے شکایت کرنے آیا ہوں۔ آپ کیوں نہیں آئے؟'' ریان سہولت سے الفاظ ادا کرتے ہوئے بولا۔

''کیا کروں بیٹا بوڑھا انسان ہوں کچھ نہ کچھ تو رہتا ہے۔ تھوڑا بخار ہو گیا تھا تو آنے کی ہمت نہ ہوئی۔'' سر مہربان دھیمے سے انداز سے بولے پھر مزید گویا ہوئے۔ ''تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھو۔ آج تمہاری منگنی کی خوشی میں ایک ساتھ چائے پیتے ہیں۔'' سر مہربان جانتے تھے کہ نیہا اس وقت کس کیفیت سے گزر رہی ہوگی۔

''آف کورس سر کیوں نہیں۔'' ریان خوش دلی سے بول کر نیہا کے مقابل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا جو کاسنی سوٹ میں چہرے پر عجب سے تاثرات لیے بیٹھی تھی۔

''اچھا ریان بیٹا! میں تم سے ایک سوال پوچھوں؟'' سر مہربان کچھ سوچ کر بولے۔

''بالکل سر ضرور پوچھیے۔'' ریان سعادت مندی سے بولا۔

''تمہارے نزدیک محبت کیا ہے؟'' سر کا سوال سن کر ریان حیران سا ہو گیا جب کہ نیہا پہلو بدل کر رہ گئی۔

''میں محبت کے بارے میں زیادہ تو نہیں جانتا بس جو چیز ہمیں اچھی لگتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے لیے موزوں ہے پھر ہم اس کے وجود کے عادی ہو جاتے ہیں بس یہی محبت ہے۔'' ریان شانے اچکا کر ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔ ریان کے جواب پر سر ہولے سے مسکرائے۔

''بیٹا! آپ کو تو معلوم ہی نہیں کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ محبت ایک ایسا دھیما سا ننھا سا شعلہ ہوتا ہے جو

ہمارے اندر نجانے کب جل جاتا ہے، پھر دھیرے دھیرے... آگ بن جاتا ہے اور جب محبت میں بے وفائی اور جدائی ملتی ہے تو یہ آگ ہمیں دن رات جلاتی ہے۔ تب ہم ہم نہیں رہتے صرف محبت بن جاتے ہیں۔ محبت کہتی ہے کہ ہنسو تو ہم ہنستے ہیں، محبت کہتی ہے کہ روؤ تو ہم رونے لگتے ہیں۔ محبت ہمیں اپنا غلام بنا کر ہمیں اپنے شکنجے میں جکڑ لیتی ہے اور عجیب بات تو یہ ہے کہ محبت ہمیں تڑپاتی ہے، رلاتی ہے ہمارا چین وسکون چھین لیتی ہے لیکن پھر بھی...... پھر بھی ہم محبت کے شکنجے سے آزاد ہونا نہیں چاہتے۔ ہمیں گیلی لکڑی کی مانند پل پل سلگنا اور جدائی کی چبھن تو منظور ہوتی ہے تب بھی ہم محبت سے دستبردار نہیں ہوتے۔ نہ یہ ہمیں آزاد کرتی ہے اسی لیے تو کہتے ہیں بیٹا محبت مرتی نہیں مار دیتی ہے۔'' سر مہربان بولتے چلے گئے۔ نیہا اور ریان گم صم سے ان کی باتیں سنتے رہے۔

''عجب چیز ہے محبت مادیت اور کسی بھی غرض سے پاک سچی اور انمول محبت اور ایسی محبت تو شاید قبر میں بھی ہمارے ساتھ جاتی ہے جہاں ہر چیز ہمیں تنہا کر دیتی لیکن محبت...... محبت ہمیں لحد میں بھی اکیلا نہیں چھوڑتی۔'' یہ کہتے کہتے سر مہربان کی آواز بھر آ گئی۔

''سر آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟'' ریان تیزی سے سر مہربان کی جانب آیا اور ٹیبل پر دھرا پانی کا گلاس ان کو پیش کیا جسے انہوں نے فوراً ہی پی لیا جیسے ان کے اندر صحرا اگ آیا ہو۔

''تم دونوں میرے ساتھ چلو۔'' سر مہربان کچھ سوچ کر بولے اور ٹیبل پر سے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں۔ ریان اور نیہا ایک دوسرے کو حیران نگاہوں سے دیکھ کر سر کے پیچھے ان کی تقلید میں چل دیے۔

کیمپس سے نکل کر وہ پارکنگ لاٹ میں آئے اور گاڑی کا دروازہ کھول کر ان دونوں کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

گاڑی فراٹے بھرتی نجانے کس منزل کی جانب گامزن تھی۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھی نیہا شازمہ کے بارے میں سوچ رہی تھی جو اسے یونیورسٹی میں ڈھونڈ رہی ہوگی۔ کچھ سوچ کر اس نے بیگ سے موبائل نکالا اور مصلحتاً شازمہ سے جھوٹ بولا۔

''ہاں شازمہ میں گھر جا رہی ہوں۔ دراصل بھابی کے کچھ مہمان آ گئے تو بھائی مجھے لینے آ گئے۔ تم اکیلے ہی گھر چلی جانا۔'' فون بند کر کے وہ سوچنے لگی کہ آخر سر مہربان انہیں کہاں لے کر جا رہے ہیں اور یہی سوال ریان کے ذہن میں چکرا رہا تھا۔ گاڑی کچھ دیر بعد ایک قبرستان کے گیٹ کے آگے رکی۔ ریان کے ساتھ ساتھ نیہا بھی حواس باختہ سی ہوگئی۔

''سر! یہ...... یہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟'' ریان نے اپنی حیرانی کو زبان دی۔

''آؤ بچوں میرے ساتھ۔ میں تمہیں ایک بہت ہی پیاری لڑکی سے ملواتا ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ قبرستان کا دروازہ عبور کر گئے۔ نیہا اور ریان پیچھے کسی فرماں بردار بچے کی طرح ان کی ہر بات مانتے گئے۔ ایک قبر پر وہ جا کر رک گئے جس کے کتبے پر لکھا تھا۔ ''مہک مہربان ولد عاصم حسن تاریخ پیدائش 1965ء تاریخ وفات 1988ء'' سر مہربان انتہائی عقیدت سے ان قبر کے سرہانے بیٹھ گئے۔

''کیسی ہو مہک۔ آج میں جلدی آ گیا ناں لیکن نہیں...... میں تو ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔ اگر میں جلدی فیصلہ کرتا تو تم آج مٹی تلے مجھے بے چین و مضطرب کر کے خود اطمینان سے نہ سو رہی ہوتیں۔'' سر مہربان

قبر سے باتیں کرنے لگے۔ ریان نے نیہا کو کچھ نہ سمجھتے ہوئے دیکھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ حیران سے سر مہربان کو دیکھ رہے تھے جن کی نم آنکھیں اور ہونٹوں میں محبت بھرے جملے اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ سر کے لیے یہ ہستی کتنی عظیم اور عزیز ہے۔

''سر! کیا...... کیا یہ آپ کی وائف تھیں؟'' بڑی مشکل سے ریان نے ہمت کر کے سر مہربان سے استفسار کیا۔

''یہ...... یہ لڑکی مہک۔'' انہوں نے قبر کی جانب اشارہ کیا۔ ''یہ میری محبت تھی' میری زندگی تھی بلکہ خود محبت بھی اس پر حیران تھی کہ مجھ جیسے مادہ پرست اور حسن پرست شخص سے یہ کس قدر محبت کرتی ہے۔ بس یہ عظیم لڑکی مجھ سے خاموش محبت کرتی رہی اور جب خاموشی اس کے اندر سے اکتا گئی تو زندگی بھی اس سے روٹھ گئی۔ میں اپنی فارن کزن ماریہ کے حسن میں گم رہا۔ مرتے وقت اس نے مجھ سے صرف ایک خواہش کی۔'' سر مہربان جیسے مسمریز کی کیفیت میں بولتے چلے گئے۔

''مہربان! بس مرنے کے بعد میرے نام کے آگے اپنا نام ضرور لکھوا دینا مہک مہربان۔'' یہ کہہ کر وہ بڑی عقیدت سے کتبے میں کندہ قبر پر لکھے نام پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ریان کو لگا جیسے اس پل اس کا دل بند ہو جائے گا۔ اسے شدید قسم کی گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ وہ تقریباً بھاگتا ہوا قبرستان سے باہر آیا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔ نیہا نے نیر بہاتی آنکھوں سے سر مہربان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور سرگوشی میں بولی۔

''نیہا ریان۔''

''ریان! آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے میں کتنی دیر سے تمہارا موبائل ٹرائی کر رہی ہوں' نہ تم موبائل اٹھا رہے ہو نہ میرے میسج کا کوئی جواب دے رہے ہو۔ آئی ہیٹ یو ریان۔'' اچانک دھڑ سے دروازہ کھلا اور کرن آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئی۔ ریان جو کچی نیند میں کرن کی تیز آواز سن کر اٹھا تھا' اچانک ہڑبڑا گیا۔

''اوفوہ کرن! تم پوری کی پوری جلاد ہو۔ میں سو گیا تھا اور...... یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا؟'' ریان انتہائی ناگواری سے بولا تو کرن حیران رہ گئی۔

''کیا مطلب ہے تمہارا؟ میں تمہاری منگیتر ہوں اور جب چاہوں' جیسے چاہوں آسکتی ہوں سمجھے۔'' کرن رعب سے بولی تو ریان نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔ ریان کو چپ دیکھ کر کرن بھی ڈھیلی پڑ گئی۔

''ریان! تم اتنے بے پروا کیسے ہو سکتے ہو۔ تمہیں یاد ہے کہ آج ہمیں ایک ساتھ لنچ کرنا تھا اور میں تمہارا دو گھنٹے سے انتظار کر رہی ہوں کہ اب آؤ گے تب آؤ گے لیکن نہیں جناب تو مزے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔ گھر پر فون کیا تو آنٹی نے بتایا کہ تم اپنے کمرے میں ہو۔'' کرن ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تو ریان شرمندہ ہو گیا۔

''اوہ آئی ایم ویری سوری۔ میری آنکھ لگ گئی تھی۔ تم نیچے امی کے پاس بیٹھو۔ میں بس دو منٹ میں آتا ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ جھپاک سے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

''ثاقب! جب تم نیہا سے محبت کرتے ہو تو اس کا اظہار کیوں نہیں کرتے؟'' ریان نے ثاقب سے استفسار کیا تو ثاقب نے ریان کو عجیب سی نگاہوں سے دیکھا۔

''محبت نام چھیننے کا نہیں' بلکہ دان کرنے کا ہے

قربانی دینے کا نام ہے۔ محبت صرف محبوب کی خوشی' اس کا سکون چاہتی ہے۔ اسے بے چین و مضطرب نہیں دیکھ سکتی اور جب میں...... نیہا کو دیکھتا ہوں تب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت اور پاکیزہ و بے غرض محبت کیا ہے؟" ثاقب ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں بولا تو ریان نجانے کیوں ڈپریس سا ہو گیا۔

"ثاقب کیا کرن کو اپنا شریک حیات منتخب کر کے ٹھیک کیا ناں؟" ریان کے سوال نے ثاقب کو بالکل نہیں چونکایا۔ وہ ہنوز بیٹھا رہا۔

"اب تمہارا یہ سوال کچھ بے معنی ہے۔ تمہیں یہ سوال تو پہلے پوچھنا چاہیے تھا۔"

"چلو اب سوال کر لیا ناں اب تو جواب بتا دو؟" ریان کے لہجے میں لجاجت تھی۔ ثاقب ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"شاید نہیں۔" یہ کہہ کر ثاقب کینٹین سے اٹھ گیا تو دم بخود بیٹھا ریان ثاقب کی پشت دیکھتا رہ گیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

"کرن! تمہاری نظر میں محبت کیا ہے؟" شہر کے فائیو اسٹار ہوٹل میں بلیک قمیص اور بلیک ہی کیپری پہنے کرن کھانے سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب اچانک ریان نے کچھ سوچتے ہوئے کرن سے استفسار کیا۔

"ریان! آر یو او کے؟ تمہیں تو محبت جیسی باتیں فضول اور بے کار لگتی ہیں۔ کہیں تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی۔" کرن نے مسکراتی نگاہوں سے آخر میں ریان کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"کرن! آئی ایم سیریس۔" ریان ناگواری سے بولا تو کرن چہک کر بولی۔

"او کے اب میں بھی سیریس ہوں۔ ہاں تم پوچھ رہے تھے کہ محبت کیا چیز ہے۔ بھئی ایک خوب صورت سی گاڑی' خوب صورت سا بنگلہ' ایک ہینڈسم سا ہسبینڈ مجھے ان سب چیزوں سے محبت ہے۔" کرن خوش گوار موڈ میں بولی تو ریان ایک تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"تو گویا تمہیں مادی چیزوں سے محبت ہے؟"

"اب یہ مادی وادی کیا چیز ہے مجھے نہیں معلوم۔ تم ڈنر کیوں نہیں انجوائے کر رہے۔ مجھ سے رومینٹک باتیں کرو۔ اس خواب ناک ماحول کو انجوائے کرو۔" کرن اٹھلاتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔

نجانے کیوں سرمہربان اسے قبرستان لے کر گئے تھے۔ اس وقت سے ایک عجیب سی بے چینی اور اضطراب اس کی نس نس میں سرایت کر گیا تھا۔

"میرے خیال میں باہر بارش ہو رہی ہے۔" کرن ریان کی کیفیت سے بے خبر ہوٹل کے گلاس ڈور سے ٹپکتی بوندوں کو دیکھ کر بولی۔ لیکن شاید ریان نے اس کی بات سنی نہیں تھی۔

"فرض کرو کرن۔ میرے پاس گاڑی نہ ہوتی' میں دو کمرے کے ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہنے لگوں اور میرا چہرہ خوب صورت نہ رہے بلکہ ایک معمولی شکل و صورت کا آدمی بن جاؤں کیا تب بھی تم مجھے پسند کرو گی؟ مجھے قبول کر لو گی؟" ریان نے کرن سے استفسار کیا۔ نجانے کیوں اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ کرن اپنی جگہ ہکا بکا رہ گئی پھر انتہائی ناگواری سے بولی۔

"یہ کیسی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو؟"

"تم نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔" ریان ہنوز لہجے میں بولا تو کرن چڑ کر بولی۔

"مجھے تم سے بھی محبت ہے اور ان سب لگژری چیزوں سے بھی۔" ریان دھیرے سے مسکرا دیا اور زیرلب بڑبڑایا۔

"لگژری چیزوں سے بھی۔"

آج پھر یونیورسٹی میں دو تنظیموں میں تصادم ہو گیا تھا۔ اس پر مستزاد تیز بارش بھی ہو رہی تھی۔ ریان سر مہربان کے کمرے میں بیٹھا تھا جب پیون نے آ کر ساری رپورٹ دی۔

"اف ان لوگوں کو عقل کب آئے گی؟" سر مہربان افسوس کرتے ہوئے بولے۔

"سر! آپ بھی نکل جائیے ہوسکتا ہے کہ یہ ہنگامہ زور پکڑے۔" ریان جلدی سے بولا تو سر مہربان نے بھی تائید کی۔

"تم بھی نکل جاؤ۔ گاڑی تو ہے ناں تمہارے پاس؟" سر مہربان کے استفسار پر ریان نے سر ہلایا پھر دونوں ہی اپنی اپنی سمتوں میں نکل گئے۔

"شکر ہے کرن ایک ہفتے کے لیے لاہور گئی ہوئی ہے ورنہ اس ہنگامے سے پریشان ہو......" اس نے اتنا ہی سوچا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ "نیہا۔" وہ زور سے بولا اور پھر پلٹ کر تقریباً بھاگتا ہوا نیہا اور شازمہ کی من پسند جگہ برگد کے درخت کے نیچے پہنچا۔ دور دور تک کسی ذی شعور کا نام ونشان تک نہ تھا لیکن نیہا پیچ کلر کے سوٹ میں بے حس وحرکت سر جھکائے بیٹھی نظر آئی۔

"نیہا! آپ یہاں اکیلی بیٹھی ہیں اور پوری یونیورسٹی میں ہنگامے ہو رہے ہیں۔ آپ کو کوئی فکر ہے؟" نیہا کو یوں اکیلا اطمینان سے بیٹھا دیکھ کر ریان کلس کر رہ گیا۔ شاید شازمہ نے آج چھٹی کر لی تھی۔ نیہا کی ہنوز کیفیت دیکھ کر وہ پھر بری طرح چڑ کر بولا۔

"میر آواز آپ کے کانوں میں پہنچ رہی ہے؟" لیکن اس بار بھی نیہا کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تو ریان نے تلملا کر نیچے بیٹھ کر جوں ہی نیہا کا بازو جھنجوڑا نیہا جیسے گہری نیند سے بیدار ہوئی۔

"ہاں...... ہاں کون ہے کیا ہوا؟" برگد کے درخت کے نیچے بیٹھی آدھے گیلے اور آدھے سوکھے کپڑوں میں نیہا ہڑبڑا سی گئی جس کی آنکھیں اس پل اتنی سرخ ہو رہی تھیں کہ ریان چند ثانیے کے لیے اس کی آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔ ہوش تب آیا جب نیہا نے انتہائی ناگواری سے اپنے بازو پہ دھرا ریان کا ہاتھ ہٹایا۔

"آ......آپ کو معلوم نہیں کہ یونیورسٹی میں کتنے ہنگامے اور فائرنگ ہو رہی ہے اور آپ یہاں مہارانی بنی بڑے اطمینان سے بیٹھی موسم کا لطف لے رہی ہیں۔" ریان انتہائی طنزیہ لہجے میں بولا۔ گرے پینٹ اور گرے ہی شرٹ جو بارش کے پانی سے پوری طرح بھیگی ہوئی تھی جب کہ بال بھی پانی کی بدولت ماتھے پر چپکے اسے اور زیادہ پرکشش بنا رہے تھے۔ چہرے پر مغروری ناک پر غصہ چڑھائے وہ اس پل بہت اسمارٹ لگ رہا تھا۔

"یونیورسٹی میں ہنگامے ہو رہے ہیں تو میں کیا کروں؟" نیہا اس کی جانب سے نگاہیں پھیر کے انتہائی بے پروا انداز میں شانے اچکا کر بولی جیسے یہ بات اس کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتی ہو۔

"کیا؟" ریان نیہا کی شانِ بے نیازی دیکھ کر زور سے چیخ پڑا۔ "یعنی آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی بھی گولی یا کہیں سے بھی کوئی پتھر آ کر آپ کو لگ جائے۔ بڑی بہادر ہیں آپ۔" ریان لفظ چبا چبا کر طنز سے بولا۔

"مجھے گولی لگے یا پتھر آپ کو اس سے کیا؟" نیہا ڈھٹائی سے بولی تو ریان نیہا کی ضد دیکھ کر پریشان ہو گیا پھر کچھ سوچ کر اس نے موبائل نکالا اور جلدی

جلدی ثاقب کا نمبر پریس کرنے لگا مگر دوسرے ہی پل [illegible] شاید ڈاؤن ہوگیا۔

"اوہ نو... یہ ثاقب کا موبائل اسی وقت آف ہونا تھا۔" ریان کوفت سے بڑبڑایا پھر نیبا کی جانب مڑا جو بڑے اطمینان سے میٹھی پانی کی بوندوں کو مٹھی میں بھرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"مس نیبا یہ بارش کوئی آخری بار نہیں ہو رہی جسے آپ انجوائے نہیں کرسکیں گی۔ کیا یہ شوق بعد کے لیے اٹھا کر نہیں رکھا جاسکتا؟" ریان گھٹنوں کے بل بیٹھ کر نیبا کو کسی ضدی بچے کی مانند سمجھاتے ہوئے بولا تو نیبا نے بھی بالکل ازلی بچے کی طرح سر نفی میں ہلا دیا۔ ریان کے تو سر سے لگی تلوے تک پہنچی۔ انتہائی جارحانہ انداز میں ریان نے اسے بازو سے کھینچ کر اٹھایا اور کچھ شرمندہ سا ہوگیا۔ نیبا کی آنکھیں رونے کی بدولت مزید سرخ ہوگئی تھیں۔

"اس لڑکی کی آنکھیں پہلے تو کبھی اتنی خوب صورت نہیں تھیں۔" ریان دل میں بولا تھا۔ اچانک قریب سے فائر کی آواز آئی تو ریان تمام باتوں کو ذہن سے جھٹک کر نیبا کا ہاتھ تھام کر پارکنگ ایریا کی طرف دوڑا۔ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے گاڑی تک پہنچے پھر ریان نے انتہائی دقتوں اور مشکلوں سے گاڑی کیمپس سے باہر نکالی۔ کیمپس سے نکل کر اب وہ دونوں محفوظ تھے۔

"نیبا! تم کیوں مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو؟ کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو؟" نیبا جو گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھنے میں محو تھی' اتنے غیر متوقع سوال پر وہ بھونچکی سی رہ گئی۔ آج تک ریان سے اس کی براہِ راست بات نہیں ہوئی تھی اور پوچھا بھی تو ریان نے کیا پوچھا۔

"مسٹر ریان! یہ شاید میرا ذاتی معاملہ ہے کہ میں کس سے محبت کرتی ہوں' کیوں کرتی ہوں۔ اس سے مجھے کیا ملے گا وغیرہ۔" نیبا انتہائی ٹھنڈے لہجے میں بولی۔

"نہیں یہ تمہارا ذاتی معاملہ نہیں ہے کیونکہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔" ریان اس کی جانب مڑ کر سہولت سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ آپ کا معاملہ نہیں ہے کیونکہ..... " وہ کہتے کہتے رکی۔ "کیوں کہ آپ کو مجھ سے محبت نہیں۔ میری محبت یک طرفہ ہے عذابِ مسلسل۔" نیبا تلخی سے ہنس کر بولی تو مارے ضبط کے ریان نے اپنے ہونٹوں کو زور سے بھینچا پھر کافی دیر بعد خود کو سنبھال کر بولا۔

"لیکن کوئی اور تو تم سے محبت کرتا ہے۔" ریان کی اس بات پر نیبا بڑے زور سے چونکی۔

"کون..... کون بنا منزل کا مسافر اس راستے پر چل دیا؟" وہ خود سے بولی۔

"ثاقب۔" ریان دھیمے لہجے میں بولا تو نیبا نے اپنے چکراتے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھ لیا۔

ریان نے نیبا کو اس کے گھر کے گیٹ پر اتارا تھا اور نیبا ریان کا شکریہ ادا کیے بغیر ہی جھپاک سے گھر کے اندر چلی گئی تھی۔ اس وقت اس کے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔

"کیا ثاقب مجھ سے محبت کرتا ہے؟" نیبا نے حیران ہو کر خود سے پوچھا۔ "حالاں کہ پوری یونیورسٹی جانتی ہے کہ میں ریان سے..." اس نے صرف اتنا ہی سوچا تھا۔

"محبت ہولی نہیں ہو جاتی ہے۔ اگر یہ باقاعدہ پلاننگ سے کرنے والی ہوتی تو کیا تم ریان سے محبت کرتیں؟" نیبا نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا پھر ایک دم ڈھیلی پڑ گئی۔ یہ آواز اس کے دل کی آواز تھی۔

"نہیں محبت اگر سوچ سمجھ کے کی جاتی تو میں.... میں کبھی ریان سے محبت نہیں کرتی۔" نیہا نے دل کو جواب دیا۔

"تو پھر تم ثاقب کے اس عمل پر اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟ کیا اس نے محبت سوچ سمجھ کر کی ہے؟ یا کوئی پلاننگ کے تحت؟"

"نہیں مگر میں نہیں چاہتی کہ ثاقب جیسا اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا میری محبت میں ٹوٹ جائے۔" نیہا خود سے بولی اور ایک بار پھر زور سے رو دی۔

❁ ❁ ❁

"آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے ریان میں جب سے لاہور سے آئی ہوں تمہیں کھویا کھویا اور خاموش سا دیکھ رہی ہوں۔ تمہیں ہوا کیا ہے؟ کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ پلیز۔" یونیورسٹی کے گارڈن میں کرن ریان کے مقابل بیٹھی پریشانی سے اس سے استفسار کر رہی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات۔" ریان ابھی سر اٹھا کر بولا ہی تھا کہ کاریڈور سے آتی نیہا اور شازمہ پر اس کی نگاہ پڑی۔ براؤن شلوار سوٹ میں دوپٹہ سر پر اوڑھے وہ شازمہ کی لن ترانیاں سن رہی تھی جب کہ شازمہ حسب عادت فل اسپیڈ میں بولے جا رہی تھی۔

"ہاں تھوڑی سی پرابلم ہے۔" ریان نے اچانک اپنا جملہ بدل لیا۔ گلابی کپڑوں میں ملبوس گلاب جیسی رنگت لیے کرن تھوڑی پریشان ہوگئی۔

"کیا پریشانی ہے؟" کرن نے استفسار کیا جب کہ ریان کی نگاہیں ابھی تک دونوں کے تعاقب میں تھیں۔ شازمہ تو نگار وغیرہ کے گروپ کی جانب بڑھ گئی جب کہ نیہا سر مہربان کے روم کی طرف۔

"ریان! آخر تم کہاں گم ہو جاتے ہو؟ مجھے بتاؤ ناں کہ آخر تمہاری پریشانی کیا ہے؟" کرن نے اسے چونکایا تھا۔

"وہ کرن! دراصل پاپا کے بزنس میں نقصان ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے اپنی تعلیم بیچ میں چھوڑنی پڑے اور فی الحال بنگلا چھوڑ کر کرائے کے گھر میں رہنا پڑے لیکن تم فکر مت کرو۔ بزنس میں ایسے اتار چڑھاؤ تو آتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔" روانی سے جھوٹ بولتے بولتے ریان کرن کے چہرے کے ایک ایک اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا جہاں ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جا رہا تھا۔

"اچھا اوہ ویری سیڈ۔" کرن انتہائی مرے لہجے میں بولی۔ "ریان میں ذرا سونیا کے پاس جا رہی ہوں۔ ہم پھر ملتے ہیں۔" یہ کہہ کر کرن وہاں سے چلی گئی اور ریان تاسف اور افسوس کے ملے جلے جذبات لیے وہیں بیٹھا رہ گیا پھر اسے خود پر ہنسی آنے لگی۔

"واہ یہ تھی میری پسند کتنی عامیانہ تھی میری پسند..... اور ثاقب..... ثاقب نے تو ہیرا چنا ہے بہت قسمت والا ہے تو۔" ریان خود سے بولا۔

"کیا بات ہے ریان اتنے چپ چپ کیوں ہو؟" ثاقب کے استفسار پر ریان اچھا خاصا چڑ گیا۔

"یار آج کل تم سب کو ہو کیا گیا ہے۔ وہ کرن نے پوچھ پوچھ کر میرا دماغ خالی کر دیا اور اب تم شروع مت ہو جانا۔" ریان باقاعدہ ثاقب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا۔ اس نے بارش والے دن کا واقعہ ثاقب کو نہیں بتایا تھا۔

حالاں کہ وہ ہر بات ثاقب سے ضرور شیئر کرتا تھا۔ ثاقب نے ریان کے جارحانہ انداز کو بغور دیکھا پھر ایک دم مسکرا دیا۔ اسے مسکراتا دیکھ کر ریان مزید چڑ گیا۔

"اب تمہیں کیا ہو گیا جو خود ہی مسکرائے جا رہے
ہو۔"

"جانے دو یار ریان! کہتے ہیں محبت تو اندھی ہوتی ہے لیکن اس کی آنکھیں بہت خوب صورت ہوتی ہیں۔" ثاقب مسکراتے ہوئے بولا۔

"اب پلیز تم محبت کا فلسفہ سنانے مت بیٹھ جانا ورنہ میں تمہارے گھر سے جا رہا ہوں۔" یہ کہہ کر ریان کاؤنٹر چیئر سے اٹھا۔ آج کل ریان کا رویہ سب کو کاٹ کھانے جیسا ہو رہا تھا۔ ثاقب نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"بیٹھ جاؤ اینگری مین! میں کوئی محبت کا فلسفہ نہیں سناؤں گا۔ بس اتنا ضرور کہوں گا کہ میرے دوست کو بھی محبت ہو گئی ہے۔" ثاقب کا سنجیدگی سے بولا جملہ سن کر ریان سن سا کھڑا رہ گیا پھر جیسے تھک کر کرسی پر بیٹھ گیا جیسے بہت دور سے پیدل چل کر آ رہا ہو۔ ریان نے اپنی آنکھیں موند لیں پھر گہرا سانس لیا۔

"ہاں مجھے محبت ہو گئی ہے۔" ریان شکستہ لہجے میں بولا۔

"تو اس کا مطلب ہے میری دعائیں مستجاب ہو گئیں۔" ثاقب خوش ہو کر بولا تو ریان نے چونک کر آنکھیں کھول لیں۔

"کیا تم میرے لیے دعائیں مانگ رہے تھے کہ مجھے محبت ہو جائے۔ آخر محبت کی اس دلدل میں مجھے پھنسنے کی تم دعا کر رہے تھے یا میرے لیے بددعا۔ یہ مجھے نہیں آ رہا۔" ریان خفگی سے بولا۔

"میری جان! میں تمہارے لیے دعا کر رہا تھا کہ..." وہ تھوڑا سا رکا۔ "کہ تمہیں بھی نیہا سے محبت ہو جائے۔"

"کیا؟" ثاقب کے الفاظ کسی آسمان کی طرح سر پر گرے تھے۔

"تت... تم خود نیہا سے محبت کرتے ہو اور... اور میرے لیے یہ دعا کر رہے تھے کہ مجھے نیہا سے محبت ہو جائے۔" ریان انتہائی اچنبھے سے بولا۔

"اس لیے کہ نیہا تم سے صرف محبت ہی نہیں بلکہ تمہاری عبادت بھی کرتی ہے۔"

"لیکن تم بھی تو نیہا سے محبت کرتے ہو۔" ریان کا حیرت سے بھرپور جملہ سن کر ثاقب نرمی سے بولا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا میرے یار کہ محبت میں محبوب کی خوشی مقصود ہوتی ہے اور محبت تو نام ہے قربانی کا۔" ثاقب اپنا دل کا درد چھپا کر ہنس کر بولا پھر مزید گویا ہوا۔ "اور میری محبت کو اس کی محبت مل جائے گی تو اس سے زیادہ تو میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی۔" ثاقب کی اعلیٰ ظرفی دیکھ کر ریان حیران تھا۔ واقعی محبت انسان کو کس قدر خوب صورت اور اعلیٰ ظرف بنا دیتی ہے۔ بے ساختہ ریان نے ثاقب کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ البتہ ثاقب نے آنکھوں میں آئی نمی کو سرعت سے پی لیا۔

♥♥♥♥♥

"ہیلو کرن! کہاں ہو تم؟ آج پورا ہفتہ ہو گیا نہ تم یونیورسٹی آ رہی ہو اور نہ تم نے کال کی۔ میں تمہارے فون کا انتظار کر رہا تھا۔ آخر تم ہو کہاں؟" ریان نے کرن کو موبائل کر کے ایک ہی سانس میں تمام شکایتیں کر ڈالیں۔

"وہ دراصل میں آج کل لاہور آئی ہوئی ہوں اپنی پھپھو کے گھر۔ ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" کرن کا انتہائی نارمل انداز سن کر ریان دھیرے سے مسکرا دیا۔ "اور ریان تم سناؤ تمہارے پاپا کے بزنس کا کیا ہو رہا ہے؟"

"بس کرن! لگتا ہے کہ شاید ہماری آزمائش کے دن شروع ہو گئے۔" ریان لہجے میں یاسیت بھر کر

بولا۔

''اوہ مجھے افسوس ہے ریان۔ اچھا ریان شاید پھپھو مجھے بلا رہی ہیں۔ میں بعد میں فون کرتی ہوں۔'' یہ کہہ کر ریان کی مزید کوئی بات سنے بغیر ہی کرن نے موبائل آف کر دیا۔

''بس اتنی جلدی راستہ بدل دیا کرن نواز تم نے۔'' اپنے موبائل کو دیکھ کر ریان تلخی سے مسکرا کر خود سے بولا۔

♥♥♥♥♥

''کیا شازمہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔'' نیہا حیرت سے اپنی کلاس فیلو حرا سے بولی جو شازمہ کو نجانے کتنی دیر سے ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ تو بوتل کے جن کی طرح غائب تھی۔ جب تھک ہار کر اس نے اپنی کلاس فیلو سے پوچھا تو اس کے یوں اکیلا چھوڑ جانے پر وہ حواس باختہ ہو کر بولی۔ وہ شازمہ کے ساتھ اس کی گاڑی میں ساتھ آتی تھی۔ شازمہ ہی اسے پک اینڈ ڈراپ کرتی تھی اور اگر شازمہ چھٹی کرتی تو بھائی کے ساتھ آتی۔ آج اس کے یوں چلے جانے پر وہ ششدر سی رہ گئی۔

''وہ مجھے ہی میسج دے کر گئی تھی کہ اسے بہت ارجنٹ کام سے جانا ہے۔ لہٰذا نیہا اکیلے ہی گھر چلی جائے۔'' حرا نے شازمہ کا میسج بھی اس وقت دیا جب اس نے پوری یونیورسٹی چھان ماری تھی۔

''ہونہہ ارجنٹ کام...... میں قتل کر دوں گی شازمہ کی بچی کو۔ اب میں اکیلی گھر کیسے جاؤں گی؟'' آخر میں نیہا نے روہانسی ہو کر خود سے کہا پھر بالآخر اس نے اکیلے جانے کا قصد کیا۔ مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق وہ چلتے چلتے یونیورسٹی گیٹ تک پہنچی۔

''اُف یہ بس اتنی بھری ہوئی ہے اور لڑکیاں مزید اس میں گھسے جا رہی ہیں۔ اب میں کیا کروں۔ ایسا کرتی ہوں رکشہ یا ٹیکسی لے لیتی ہوں مگر نہیں وہ کہیں اور لے گیا تو...... بھائی بھی آفس میں مصروف ہوں گے۔'' وہ خود ہی اپنے آپ سے سوال جواب کر رہی تھی کہ اچانک ریان کی گاڑی عین اس کے قریب رکی...... نیہا ریان کی گاڑی کو دیکھ کر بیزار سی ہو گئی۔ اس پر مستزاد جب اس نے لفٹ آفر کی تو وہ بھونچکی رہ گئی۔

''آجائیے میڈم دھوپ بہت تیز ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کو بس میں جانے کی ہرگز عادت نہیں ہے۔'' ریان کی کھنکتی آواز نے نیہا کو اچھا خاصا چڑا دیا۔ وہ گاڑی کے دروازے پر ذرا جھک کر بولی۔

''آپ کا بہت بہت شکریہ مسٹر ریان احمد! میں جیسے بھی جاؤں آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔'' یہ کہہ کر نیہا ایک طرف رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔

''دیکھو نیہا! مجھے ولن بننے پر مجبور مت کرو کہ ولن کی طرح میں تمہیں گاڑی میں بٹھا کر لے جاؤں۔'' ریان کے اس جملے پر اسے دو ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا۔

''کیا آپ اپنے حواسوں میں ہیں مسٹر ریان؟'' وہ انتہائی حیران تھی۔ ریان کا رویہ اتنا بدلا ہوا دیکھ کر وہ ورطہ حیرت میں مبتلا تھی۔

''او کے پھر تیار ہو جاؤ ایک فلمی سین لوگوں کو دکھانے کے لیے۔'' یہ کہہ کر وہ جارحانہ انداز میں بڑھا تو نیہا واقعی ڈر گئی۔

''آپ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے؟'' نیہا روہانسی ہو کر بولی۔

''اب تو پیچھے پڑ گیا لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ گاڑی میں خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔'' ریان بولا جب اردگرد کے اسٹوڈنٹس بھی متوجہ ہونا شروع ہو

تھے۔ نیبا کلستی ہوئی جلتی بھنتی گاڑی میں بیٹھی اور دروازہ بند کیا۔ نیبا کا غصے سے لال بھبھوکا چہرہ دیکھ کر ریان مسکرا کر ڈرائیونگ سیٹ پہ آ بیٹھا تھا۔ ریان کی مسکراہٹ دیکھ کر مزید جل گئی۔
"...ریان ... ہے جو مجھے لفٹ دینے کی ضرورت پیش آ گئی۔" وہ لفظ چبا چبا کر بولی تھی۔
"چلو میں نے تو تمہیں لفٹ دے دی اب تم بھی مجھے لفٹ دے دو پلیز۔" ریان نے ملتجی لہجے میں کہا تو نیبا ریان کا یہ انداز دیکھ کر بھونچکا سی رہ گئی۔
"ریان! آپ ٹھیک تو ہیں؟" ریان کی یہ ترنگ دیکھ کر وہ سخت حیران تھی۔
"اب بالکل ٹھیک ہوں۔" اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بشاشت سے بولا پھر یک دم اس کی نظر نیبا کے سڈول ہاتھ پر پڑی جس میں نفاست سے مہندی لگی ہوئی تھی جو بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔
"ارے یہ مہندی تو تمہارے ہاتھ میں بہت خوب صورت لگ رہی ہے۔" یہ کہہ کر ریان نے بڑے استحقاق سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
"ریان ....." نیبا تو جیسے چلا اٹھی۔ بلو کلر کے شلوار سوٹ میں چہرے پر خفگی اور غصے کے تاثرات لیے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ "چھوڑیے میرا ہاتھ اور گاڑی ذرا تیز چلایئے...... اور اس شازمہ کی بچی سے میں دو دو ہاتھ تو کروں گی کہ مجھے اکیلا چھوڑ کر خود گھر چلی گئیں۔" بولتے بولتے نیبا آخر میں روہانسی ہو کر بولی۔
"شازمہ کو میں نے ہی کہا تھا کہ تمہیں وہ اکیلا چھوڑ کر یہاں سے چلی جائے۔" وہ سہولت سے بولا جب کہ نیبا اسپرنگ کی مانند سیٹ سے اچھلی۔
"کیا .....؟ آپ نے مگر کیوں.....؟" وہ انگشت بدنداں رہ گئی۔
"تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ مجھے محبت کا فلسفہ سمجھ میں آ گیا ہے۔ محبت کے لمس کو میں نے بھی چھو لیا ہے اور یہ کہ محبت کبھی ہارتی نہیں جیت جاتی ہے اور تمہاری محبت جیت گئی' آئی لو یو نیبا آئی رئیلی لو یو۔" گاڑی سہولت سے چلاتے چلاتے ریان گھمبیر آواز میں انتہائی جذب سے بولا۔ نیبا تو بس گم صم سی بیٹھی رہ گئی۔
"کیا یہ خواب ہے؟" نیبا خود سے بولی جسے ریان نے بخوبی سنا تھا۔
"نہیں جانِ ریان یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ پلیز نیبا اس میری محبت کو قبول کر لو۔" ریان ملتجی لہجے میں بولا۔
"اور کرن؟" نیبا نے خود کو سنبھال کر اس سے پوچھا۔
"میرے ڈیڈی کے بزنس کرائسس کا سن کر وہ مجھ سے خود ہی دور چلی گئی۔" نیبا کے پوچھنے پر ریان مسکرا کر بولا پھر سنجیدگی سے گویا ہوا۔ "نیبا! میں...... میں دوسرا سرمہربان نہیں بننا چاہتا پلیز مجھے ٹوٹنے مت دو۔" ریان نیبا ہاتھ کو ہولے سے دبا کر بولا۔
"اور میں بھی دوسری مہک مہربان نہیں بننا چاہتی۔" نیبا شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ بولی تو ریان اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔
"تھینک یو نیبا تھینک یو سوچ۔"
نیبا بھی اسے دیکھ کر ہولے سے مسکرا دی۔